

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝

(المؤمنون: ۲ تا ۱۲)

مومنوں کی ظاہری و باطنی صفات کا بیان

اس سورہ مبارکہ کی ابتدائی گیارہ آیات میں مومنوں کی ظاہری صفات اور آیات ۱۲ تا ۶۱ میں اُن کی

باطنی کیفیات بیان کی گئی ہیں۔

"اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

☆ آیات کا تجزیہ:

آیات ۱۱ تا ۱۱ تعمیر سیرت کے لیے بنیادی صفات کا بیان

آیات ۱۶ تا ۱۶ تخلیق اور حیاتِ انسانی کے مراحل

آیات ۲۲ تا ۲۲ اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت

آیات ۷۷ تا ۷۷ رسولوں کی قوموں کے ساتھ کشمکش

آیات ۹۲ تا ۹۲ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کا بیان

آیات ۹۸ تا ۹۸ عافیت مانگنے کی دعائیں

آیات ۱۱۳ تا ۱۱۳ نافرمانوں کا برا انجام

آیات ۱۱۵ تا ۱۱۵ بادشاہِ حقیقی کی عظمت کا بیان

آیات اتا ۱۱

تعمیر سیرت کے لیے بنیادی صفات

| | |
|--|---|
| قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ① | کامیاب ہو گئے اہل ایمان۔ |
| الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خُشْعُونَ ② | وہ جو اپنی نمازوں میں خشوع خضوع اختیار کرنے والے ہیں۔ |
| وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ③ | اور جو لایعنی کاموں سے دور رہنے والے ہیں۔ |
| وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ④ | اور جو اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں۔ |
| وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ⑤ | اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ |
| لَا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ | سوائے اپنی بیویوں کے |
| أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ | یا اپنی کنیزوں کے |
| فَاتَّخِذُوا مِنْ غَيْرِ مُلْكٍ ⑥ | پھر بے شک وہ ملامت زدہ نہیں ہیں۔ |
| فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ | تو جو کوئی چاہے گا اس کے سوا کوئی راہ۔ |
| فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ⑦ | تو یہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔ |
| وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رِعُونَ ⑧ | اور جو اپنی امانتوں اور وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں۔ |
| وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ⑨ | اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ |

| | |
|------------------------------------|---------------------------------|
| اُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ⑩ | یہی لوگ وارث ہیں۔ |
| الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفُرُودَ وَس | جو وارث بنیں گے فردوس کے |
| هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ⑪ | وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ |

ان آیات میں بندہ مومن کی تعمیر سیرت کے لیے سات بنیادی صفات بیان کی گئی ہیں:

i۔ نمازوں میں خشوع و خضوع کا اہتمام یعنی پوری توجہ اور اظہارِ عاجزی کے ساتھ نماز ادا کرنا۔

ii۔ بے مقصد اور لالیعی سرگرمیوں سے دور رہنا۔

iii۔ خود احتسابی یعنی گناہوں کو ترک کر کے اور نیکیوں میں آگے بڑھ کر تزکیہ نفس کی کوشش کرنا۔

iv۔ جنسی بے راہ روی سے بچنا اور عصمت و عفت اور ستر کی حفاظت کرنا۔

v۔ امانتوں کی پاسداری کرنا۔

vi۔ وعدوں کو پورا کرنا۔

vii۔ نمازوں کی حفاظت کرنا یعنی انہیں پابندی وقت کے ساتھ مسجد میں باجماعت ادا کرنا اور ان کے تمام آداب و مسائل کا لحاظ رکھنا۔

مذکورہ بالا صفات کے حامل مومنوں کو کامیابی اور جنت الفردوس میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی۔ فردوس دراصل جنت کا وہ حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے بالکل نیچے ہے۔ جنت میں بہنے والی نہریں فردوس ہی سے پھوٹتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مطلوب بندوں کی صفات اور جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۶ تا ۲۳

تخلیق اور حیاتِ انسانی کے مراحل

| | |
|--|---|
| وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ ۝۱۶ | اور یقیناً ہم نے بنایا انسان کو گارے کے جوہر سے۔ |
| ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝۱۷ | پھر ہم نے بنایا اُسے نطفہ ایک محفوظ ٹھکانے میں۔ |
| ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً | پھر ہم نے بنایا نطفے کو جما ہوا خون |
| فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً | پھر ہم نے بنایا جمے ہوئے خون کو بوٹی |
| فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظًا | پھر ہم نے بنایا بوٹی کو ہڈیاں |
| فَكَسَوْنَا الْعِظَ لَحْمًا | پھر ہم نے چڑھایا ہڈیوں پر گوشت |
| ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ | اور پھر ہم نے اٹھایا اُسے (روح پھونک کر) ایک اور ہی تخلیق میں |
| فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝۱۸ | پس بڑا بابرکت اللہ جو بہترین خالق ہے۔ |
| ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَكَيِّتُونَ ۝۱۹ | پھر بے شک تم اس کے بعد یقیناً مر جاؤ گے۔ |
| ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ۝۲۰ | پھر بے شک تم روزِ قیامت دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔ |

یہ آیات واضح کر رہی ہیں کہ بچہ ماں کے وجود میں کن مراحل سے گزر کر تکمیل پاتا ہے اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مٹی کے گارے کے جوہر کو نطفہ بنا دیتا ہے۔ پھر نطفہ کو جمے ہوئے خون میں تبدیل فرماتا ہے۔ پھر جمے ہوئے خون کو بوٹی کی صورت عطا کرتا ہے۔ پھر اُس بوٹی کو ہڈیوں میں ڈھال دیتا ہے۔ اب ہڈیوں پر گوشت چڑھاتا ہے۔ اس سب کے بعد تیار شدہ جسمِ انسانی

میں روح ڈال کر انسان کی تخلیق کو مکمل فرمادیتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی بہترین خالق ہے۔ انسان اپنی حیات کا پہلا مرحلہ گزار کر دنیا میں فنا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت زندہ فرما کر حیات کے دوسرے مرحلے سے گزارے گا۔ یہ آیات اس حقیقت کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ کسی انسان کے لیے ممکن نہ تھا کہ وہ آج سے چودہ سو سال قبل جان سکتا کہ ماں کے وجود میں بچہ کن مراحل تخلیق سے گزر کر مکمل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر شے کا علم رکھتا ہے اور اُسی نے تخلیق کے اُن مراحل کو قرآن مجید میں واضح کیا ہے جنہیں آج انسان کسی درجہ میں سمجھنے کے قابل ہوا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا کلام دونوں ہی عظیم ہیں۔

آیات ۱ تا ۲۲

اللہ تعالیٰ کی شانِ رزاقیت

| | |
|--|--|
| وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ | اور یقیناً ہم نے بنائے ہیں تمہارے اوپر سات راستے |
| وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ﴿۱۵﴾ | اور ہم انہیں ہیں مخلوق سے غافل۔ |
| وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ | اور ہم نے نازل کیا آسمان سے پانی ایک اندازے سے |
| فَاسْكَنْتَهُ فِي الْأَرْضِ | پھر ٹھہرا دیا اُسے زمین میں |
| وَأَنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقْدَرُونَ ﴿۱۸﴾ | اور بے شک ہم اُسے لے جانے پر یقیناً قادر ہیں۔ |
| فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ | پھر ہم نے اگائے ہیں تمہارے لیے اُس کے ذریعہ باغات کھجوروں اور انگوروں کے |
| لَكُمْ فِيهَا فَاوَكُهُ كَثِيرَةٌ | تمہارے لیے اُن میں کثرت سے میوے ہیں |
| وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿۱۹﴾ | اور اُن میں سے تم کھاتے بھی ہو۔ |

| | |
|---|---|
| وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ | اور (ہم نے اگایا) وہ درخت بھی جو نکلتا ہے طور سینا سے |
| تَنْبُتُ بِاللُّهْنِ | وہ لے کر اگتا ہے روغن (زیتون کا) |
| وَصَبْغٍ لِلْأَكْلَيْنِ ① | جو کہ شوربہ ہے کھانے والوں کے لیے۔ |
| وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً | اور بے شک تمہارے لیے چوپایوں میں یقیناً سبق آموزی ہے |
| نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا | ہم پلاتے ہیں تمہیں اُس میں سے جو اُن کے پیٹوں میں ہے |
| وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ | اور تمہارے لیے اُس میں کثرت سے فائدے ہیں |
| وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ② | اور اُن میں سے تم کھاتے بھی ہو۔ |
| وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ③ | اور اُن پر اور کشتیوں پر تم سوار کیے جاتے ہو۔ |

پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ کی شانِ تخلیق واضح کرنے کے بعد اب ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی شانِ رزاقیت بیان کی جا رہی ہے۔ وہ مخلوقات کی ضروریات سے غافل نہیں ہے۔ سات آسمان دراصل سات گزرگاہیں ہیں جہاں سے فرشتے مخلوقات کے لیے اللہ تعالیٰ کے فیصلے لے کر اترتے رہتے ہیں۔ وہ مخلوقات کی پیاس کی تسکین کے لیے پانی برساتا ہے۔ اس پانی کے ذریعہ کھجوروں، انگوروں اور زیتون کے باغات پیدا فرماتا ہے۔ ان نعمتوں کو انسان کھاتے ہیں، اُن سے رس کشید کرتے ہیں، روغنِ زیتون کو شوربہ کے طور استعمال کرتے ہیں اور باغات سے کئی دیگر فوائد بھی حاصل کرتے ہیں۔ زمین سے اگنے والی نباتات ہی سے مویشی بھی پرورش پاتے ہیں جن کا گوشت انسان کھاتے ہیں، جن کے دودھ سے استفادہ کرتے ہیں، بار برداری اور کھیتی باڑی کے لیے اُن کو

استعمال کرتے ہیں اور اُن کی کھالوں، چربی اور ہڈیوں سے بھی کئی فوائد حاصل کرتے ہیں۔ خشکی کے سفر میں ان جانوروں کو اور بحری سفر میں کشتیوں کو کام میں لاتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار ناممکن ہے۔

آیات ۲۳ تا ۲۶

حضرت نوحؑ کی دعوت اور قوم کا جواب

| | |
|---|---|
| وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ | یقیناً ہم نے بھیجا نوحؑ کو اُن کی قوم کی طرف |
| فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ | تو اُنہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! عبادت کرو اللہ کی |
| مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ | نہیں ہے تمہارے لیے کوئی معبود اُس کے سوا |
| أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝۲۳ | تو کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔ |
| فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ | پھر کہا اُن سرداروں نے جنہوں نے کفر کیا اُن کی قوم میں سے |
| مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ | یہ نہیں ہیں مگر انسان تمہارے جیسے |
| يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ | چاہتے ہیں کہ فضیلت حاصل کریں تم پر |
| وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً | اور اگر چاہتا اللہ تو ضرور نازل کر دیتا کوئی فرشتے |
| مَا سَبِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۝۲۴ | ہم نے نہیں سنا ایسا اپنے پچھلے آباء و اجداد میں۔ |
| إِنَّ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جَنَّةٌ | یہ نہیں ہیں مگر ایسے انسان جن پر جنون کا اثر ہے |

| | |
|---|--|
| فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ۝۲۵ | پس انتظار کرو ان کے بارے میں ایک وقت تک۔ |
| قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُون ۝۲۶ | عرض کی نوحؑ نے اے میرے رب! میری مدد فرما کیونکہ انہوں نے جھٹلادیا ہے مجھے۔ |

ان آیات میں حضرت نوحؑ کی قوم کے ساتھ کشمکش کا ذکر ہے۔ حضرت نوحؑ نے قوم کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی۔ قوم کے سرداروں نے اعتراض کیا کہ حضرت نوحؑ محض ایک انسان ہیں اور ایک انسان کیونکر اللہ کا رسول ہو سکتا ہے؟ اللہ کا رسول تو کسی فرشتے کو ہونا چاہیے۔ انہوں نے حضرت نوحؑ پر بہتان لگایا کہ وہ اپنی بڑائی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ گویا ان سرداروں کے لیے سرداری تو ان کا پیدائشی حق ہے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی قائم کر کے نیک لوگوں کی حکومت قائم کرنے والے قابل ملامت ہیں۔ سرداروں نے مزید یہ کہ حضرت نوحؑ کو مجنون قرار دینے کی گستاخی کی اور قوم کو ان کی پیروی کرنے سے روکا۔ طویل عرصہ تک سردارانِ قوم کی یہ گستاخیاں جاری رہیں۔ آخر کار حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مدد کی درخواست کی۔

آیت ۲۷ تا ۳۰

حضرت نوحؑ اور مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت

| | |
|---|---|
| فَاَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنْ اصْنَعْ الْفُلَ بِأَعْيُنِنَا | تو ہم نے وحی کیا ان کی طرف کہ بنائیے کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے |
| وَوَحَيْنَا | اور ہماری وحی کے مطابق |
| فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا | تو جب آجائے ہمارا حکم |
| وَفَارَ الْتَوُّورُ | اور ابل پڑے تنور |
| فَأَسْلَمْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ | تو داخل کر لیں اس کشتی میں ہر جنس سے دونوں |

| | |
|---|---|
| جوڑے (نر اور مادہ) | |
| اور اپنے گھر والوں کو | وَأَهْلَكَ |
| سوائے اُس کے طے ہو گئی جس کے بارے میں بات اُن میں سے | إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ |
| اور نہ بات کیجئے مجھ سے اُن کے بارے میں جنہوں نے ظلم کیا | وَلَا تُخَاطَبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا |
| بے شک وہ غرق کیے جانے والے ہیں۔ | إِنَّهُمْ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ |
| پھر جب اچھی طرح بیٹھ جائیں آپ اور وہ جو آپ کے ساتھ ہیں کشتی میں | فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى الْفُلِكِ |
| تو کہیے کل شکر اللہ کے لیے ہے کہ جس نے ہمیں بچالیا ظالم قوم سے۔ | فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّيْنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥﴾ |
| اور دعا کیجئے اے میرے رب! اتاریئے مجھے باہرکت منزل پر | وَقُلْ رَبِّ انْزِلْنِي مُنْزَلًا مُّبَرَّكًَا |
| اور آپ ہی بہترین اتارنے والے ہیں۔ | وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿٢٦﴾ |
| بے شک اس قصہ میں یقینا نشانیاں ہیں | إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ |
| اور یقیناً ہم آزمائے جانے والے ہیں۔ | وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٢٧﴾ |

یہ آیات حضرت نوحؑ کی مدد کے لیے دعا کی قبولیت کا ذکر کر رہی ہیں۔ اُن کی دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ایک کشتی بنانے اور اُس میں تمام اہل ایمان کے ساتھ دیگر مخلوقات کا ایک ایک جوڑا سوار کرنے کا حکم دیا۔ آخر کار ایک طوفان آیا جس سے تمام کافر ہلاک ہو گئے اور صرف کشتی میں سوار اہل ایمان محفوظ رہے۔ سلامت رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے تلقین کی کہ وہ اپنی سلامتی پر اللہ کا شکر ادا کریں اور اُس سے دعا کریں کہ وہ اُنہیں کشتی سے اتارنے کے بعد اپنی بے شمار نعمتوں اور برکات سے فیض یاب فرمائے۔ اِس پورے واقعہ میں ہمارے لیے یہ سبق آموزی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو کچھ عرصہ آزماتا ہے، پھر ایسا فیصلہ فرماتا ہے جو لازماً حق کی حمایت میں اور باطل کے خلاف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر حال میں حق پر قائم رہنے اور حق کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۱ تا ۳۴

تاریخ دہرائی جاتی ہے

| | |
|--|--|
| ثُمَّ أَنشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝۳۱ | پھر ہم نے پیدا کی قومِ نوحؑ کے بعد ایک اور قوم۔ |
| فَارْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ ۝۳۲ | تو ہم نے بھیجا اُن میں ایک رسول اُنہی میں سے |
| أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ ۝۳۳ | (اُس نے کہا اُنہیں) کہ عبادت کرو اللہ کی |
| مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۝۳۴ | نہیں ہے تمہارے لیے کوئی معبود اُس کے سوا |
| أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝۳۵ | تو کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔ |
| وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝۳۶ | تو کہا اُن سرداروں نے اُس کی قوم کے جنہوں نے کفر کیا تھا |
| وَكَذَّبُوا بِإِلْقَاءِ الْآخِرَةِ ۝۳۷ | اور جھٹلایا تھا آخرت کی ملاقات کو |

| | |
|--|--|
| وَأَتَرَفْنَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا | اور جنہیں ہم نے خوشحالی دی تھی دنیا کی زندگی میں |
| مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ | یہ رسول نہیں ہے مگر تمہاری طرح کا انسان |
| يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ | یہ کھاتا ہے اُسی میں سے جس میں سے تم کھاتے ہو |
| وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾ | اور یہ پیتا ہے اُسی میں سے جس سے تم پیتے ہو۔ |
| وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ | اور اگر تم نے اطاعت کی ایک انسان کی جو تم جیسا ہے |
| إِنَّكُمْ إِذَا لَلْخُسْرُونَ ﴿٣٤﴾ | بے شک تم اس صورت میں ہو گے یقیناً خسارہ میں جانے والے۔ |

اللہ تعالیٰ نے قوم نوحؑ کے بعد ایک اور قوم کو دنیا میں عروج دیا۔ اُن کی طرف ایک رسول بھیجے جنہوں نے حضرت نوحؑ کی طرح اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی۔ بد قسمتی سے اُس قوم کے سرداروں نے اپنے رسول کے ساتھ وہی رویہ اختیار کیا جیسا قوم نوحؑ کے سرداروں نے کیا تھا۔ توحید کی دعوت اور رسول کی رسالت کو جھٹلایا۔ رسول کی بشریت اور بشری تقاضوں پر اعتراض کر کے قوم کو اُن کی پیروی کرنے سے منع کر دیا۔ گویا تاریخ نے ایک بار پھر وہی منظر دیکھا جو حضرت نوحؑ کے زمانے میں دکھائی دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو بھی تباہی سے دوچار کیا جس طرح قوم نوحؑ کو کیا تھا۔

آیات ۳۵ تا ۳۸

کفار کی طرف سے دوبارہ جی اٹھنے کی شدت سے نفی

| | |
|-------------------------------------|---|
| أَيَعِدْكُمْ أَنْكُمْ إِذَا مِتُّمْ | کیا یہ رسول وعدہ کرتا ہے تم سے کہ جب تم مر جاؤ گے |
| وَكُنْتُمْ ثَرَابًا وَعِظَامًا | اور ہو جاؤ گے مٹی اور ہڈیاں |
| أَنْكُمْ مُّخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾ | بے شک تم نکالے جاؤ گے (قبروں سے)۔ |

| | |
|--|--|
| انہونی بات ہے انہونی بات ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے | هَيَّاهَاتَ هَيَّاهَاتَ لِمَا تُوْعَدُونَ ﴿٣٦﴾ |
| نہیں ہے یہ مگر ہماری دنیا کی زندگی | إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا |
| ہم خود ہی مرتے ہیں اور خود ہی جیتے ہیں | نُفُوتٌ وَنَحْيَا |
| اور ہم نہیں ہیں دوبارہ اٹھائے جانے والے۔ | وَمَا نَحْنُ بِبَعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ |
| یہ نہیں ہے مگر ایک انسان کہ جس نے گھڑا ہے اللہ پر جھوٹ | إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا |
| اور ہم نہیں ہیں اس کی بات ماننے والے | وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ |

ان آیات میں ذکر کیا گیا کہ کافر قوم کے سرداروں نے بڑی شدت سے مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کی حقیقت کی نفی کی۔ رسول پر جھوٹا ہونے کا بہتان لگایا۔ کہنے لگے رسول کی دی ہوئی یہ خبر جھوٹی ہے کہ جب ہمارا جسم مٹی میں مل کر خاک ہو جائے گا اور ہماری ہڈیاں چور اچور ہو جائیں گی تو ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ ایسا ہونا انہونی بات ہے۔ دنیا کی زندگی ہی اصل زندگی ہے اور مرنے کے بعد کوئی زندہ نہ ہوگا۔ آخرت کا انکار اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال کی جوابدہی سے غفلت کا جرم انسان کو کردار کی پستیوں میں گرا دیتا ہے۔ ہر دور میں ظالموں اور سرکشوں کی بد اعمالیوں کا سبب یہی جرم ہوتا ہے۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کے احساس کے بغیر افراد اور معاشرے کی اصلاح ناممکن ہے۔

آیات ۳۹ تا ۴۱

ظالم قوم کا برا انجام

| | |
|-------------------------------------|---|
| عرض کی رسول نے اے میرے رب! میری مدد | قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ |
|-------------------------------------|---|

| | |
|---|--|
| فرما کیونکہ انہوں نے جھٹلادیا ہے مجھے۔ | |
| فرمایا اللہ نے تھوڑے ہی مدت میں یہ ضرور ہو جائیں گے (اپنے کیے پر) نادم۔ | قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ﴿۲۰﴾ |
| پھر پکڑ لیا انہیں ہولناک آواز نے سچے وعدے کے مطابق | فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ |
| تو کر دیا ہم نے انہیں کوڑا کرکٹ | فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً |
| سو بربادی ہے ظالم قوم کے لیے | فَبُعْدٌ لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۲۱﴾ |

سرکش قوم کے ساتھ طویل عرصہ کی کشمکش کے بعد رسول نے اللہ تعالیٰ سے مدد کرنے کی التجا کی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کی التجا کا جواب مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عنقریب ظالموں پر عذاب آنے والا ہے۔ پھر ایک زوردار زلزلہ نے اُس قوم کو برباد کر دیا۔ بعض مفسرین کی رائے ہے کہ یہ قوم ثمود کے انجام کا ذکر ہے کیونکہ اس قوم کو اللہ تعالیٰ نے زلزلہ سے ہلاک کیا تھا۔ اُس قوم کی طرف بھیجے جانے والے رسول حضرت صالحؑ تھے۔

آیات ۴۲ تا ۴۴

بد قسمت قوموں کی بھیڑ چال

| | |
|--|---|
| پھر ہم نے پیدا کیں اُن کے بعد کئی اور قومیں۔ | ثُمَّ أَنشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ﴿۲۲﴾ |
| آگے نہیں بڑھتی کوئی امت اپنے مقررہ وقت سے | مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا |
| اور نہ وہ پیچھے رہتے ہیں | وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿۲۳﴾ |
| پھر ہم نے بھیجے اپنے رسول لگاتار | ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا |

| | |
|--|--|
| کَلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا | جب بھی کسی امت کے پاس اُس کا رسول آیا |
| كَذَّبُوهُ | تو اُنہوں نے جھٹلایا اُسے |
| فَاتَّبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا | پس ہم نے چلتا کیا اُن میں سے بعض کو بعض کے پیچھے |
| وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ | اور ہم نے بنا دیا انہیں قصے کہانیاں |
| فَبَعْدَ لِقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۷﴾ | سو بربادی ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان نہیں لاتے |

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ بعد میں آنے والی کئی قوموں نے بھی بھیڑچال کی طرح وہی روش اختیار کی جیسی روش اُن سے پہلے قوم نوحؑ اور قوم ثمود کی تھی۔ ہر قوم کو معین وقت پر اپنی سرکشی کی سزا ملی۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ماضی کی عبرت ناک داستانیں بنا دیا۔ بلاشبہ ایمان نہ لانے والوں کے لیے نہ صرف تباہی و بربادی بلکہ رہتی دنیا تک لعنت و پھٹکار ہے۔

آیات ۴۵ تا ۴۹

آل فرعون کی بد بختی

| | |
|--|---|
| ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَ أَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿۴۵﴾ | پھر ہم نے بھیجا موسیٰؑ اور اُن کے بھائی ہارونؑ کو اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ۔ |
| إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ مَلَآئِهِ | فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف |
| اسْتَكْبَرُوا | تو اُنہوں نے تکبر کیا |
| وَ كَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ﴿۴۶﴾ | اور وہ سرکش لوگ تھے |
| فَقَالُوا أَأَتُونَا لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا | تو اُنہوں نے کہا کیا ہم بات مانیں دو آدمیوں کی |

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| جو ہمارے جیسے ہیں | |
| وَقَوْمُهَا لَنَا عِبْدُونَ ﴿۳۷﴾ | حالانکہ اُن کی قوم ہماری غلام ہے۔ |
| فَكَذَّبُوهُمَا | پس اُنہوں نے جھٹلایا اُن دونوں کو |
| فَكَانُوا مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۳۸﴾ | سو وہ ہو گئے ہلاک ہونے والوں میں سے۔ |
| وَلَقَدْ اَتَيْنَا مُوسٰى الْكِتٰبَ | اور یقیناً ہم نے دی تھی موسیٰ کو کتاب |
| لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳۹﴾ | تاکہ وہ ہدایت پائیں۔ |

آل فرعون کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا۔ یہ آیات آل فرعون کی بد بختی کا نقشہ پیش کر رہی ہیں۔ اُنہوں نے تکبر کیا کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کا تعلق ہماری غلام قوم سے ہے لہذا ہم اُن کی بات کیوں مانیں حالانکہ اُن کے سامنے ایسے احکامات آچکے تھے جو اُن کی ہدایت کے لیے کافی تھے۔ وہ بد نصیب اپنی سرکشی اور احساسِ برتری کی وجہ سے ہدایت سے محروم رہے اور دنیا و آخرت کی بربادی کا شکار ہوئے۔

آیت ۵۰

حضرت مریمؑ اور ابنِ مریمؑ پر اللہ تعالیٰ کا کرم

| | |
|---|---|
| وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهُ اٰیَةً | اور ہم نے بنادیا مریمؑ کے فرزند (عیسیٰؑ) اور اُن کی والدہ کو نشانی |
| وَاَوَيْنَهُمَا اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿۵۰﴾ | اور ہم نے ٹھکانہ دیا اُن دونوں کو ایک اونچی جگہ پر جہاں سکون تھا اور بہتا ہوا صاف پانی بھی۔ |

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ بن مریم کو اپنی قدرت کی نشانیاں قرار دیا۔ یہ نشانیاں اُس وقت ظاہر ہوئیں جب ایک ٹیلے پر حضرت مریم نے کنواری ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ کو معجزانہ طور پر جنم دیا۔ وہ ٹیلہ جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی تقویت کے لیے صاف پانی کا چشمہ جاری کر دیا تھا۔ حضرت مریم بغیر کسی مرد کے تعلق کے حضرت عیسیٰ کو جنم دے کر نشانی بن گئیں اور حضرت عیسیٰ بغیر والد کے ولادت پا کر اس اعزاز سے بامشرف ہوئے۔

آیات ۵۱ تا ۵۳

رزقِ حلال کا ثمر... اچھے اعمال کی توفیق

| | |
|--|---|
| اے رسولو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں اور عمل کرو اچھے | يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا |
| بے شک میں اُسے جو تم کر رہے ہو خوب جاننے والا ہوں۔ | إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾ |
| بے شک یہ ہے تمہاری امت ایک ہی امت... | وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً |
| اور میں تمہارا رب ہوں پس میری ہی نافرمانی سے بچو۔ | وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٢﴾ |
| پھر انہوں نے جدا جدا کر لیا اپنے معاملہ کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے | فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ذُبْرًا |
| ہر گروہ جو کچھ اُس کے پاس ہے اُس پر اترا رہا ہے۔ | كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾ |

یہ آیات اُس اہم ہدایت کی یاد دلا رہی ہیں جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو تلقین فرمائی۔ تمام رسولوں کو حکم دیا گیا کہ وہ پاکیزہ رزق کھائیں تاکہ اچھے اعمال کر سکیں۔ گویا حرام کمائی انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور رزقِ حلال سے نیک کاموں کی توفیق ملتی ہے۔ اس کے بعد اہل ایمان کو توجہ دلائی گئی کہ تمام رسول ایک امت یعنی ہم مقصد گروہ تھے اور تم بھی اُن ہی کے ہم

مقصد پیروکار بن جاؤ۔ اس گروہ کا مقصد تھا اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا یعنی اُس کی نافرمانی اور بالخصوص حرام کمائی سے بچنا۔ البتہ افسوسناک صورت یہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کی جزوی اطاعت کرتی ہے اور اطاعت کے جس پہلو کو اختیار کرتی ہے اُسی پر مطمئن ہے۔ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ تصور کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مکمل اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۵۴ تا ۵۶

غافلوں کے لیے وعید

| | |
|---|--|
| فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۵۴﴾ | پس اے نبی ﷺ! چھوڑیے انہیں ان کی غفلت میں ایک وقت تک۔ |
| يَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّبَدَّلُهُمْ بِهِ مِنْ مَّالٍ وَبَنِينَ ﴿۵۵﴾ | کیا وہ سمجھتے ہیں کہ جو ہم بڑھائے جارہے ہیں انہیں مال اور اولاد میں۔ |
| نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ | ہم جلدی کر رہے ہیں اُن کے لیے بھلائیوں میں؟ |
| بَلْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۵۶﴾ | بلکہ وہ شعور ہی نہیں رکھتے (اصل معاملہ کا)۔ |

ان آیات میں ایسے لوگوں کو خبردار کیا گیا جو حق کو قبول کرنے اور اُس کے مطابق عمل کرنے سے مسلسل پہلو تہی کر رہے ہیں۔ وہ غفلت میں پڑے رہ کر اپنا نامہ اعمال اور سے اور سیاہ کر رہے ہیں۔ دراصل انہیں دنیا میں مال اور اولاد کی نعمتیں دی گئی ہیں جن میں مگن ہو کر یہ دعوتِ حق سے اعراض کر رہے ہیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ نعمتیں اُن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہیں۔ اُن کے لیے دنیا کی نعمتیں چاردن کی چاندنی کی طرح ہیں۔ پھر اُن کے لیے مسلسل اندھیری رات یعنی ہمیشہ کا عذاب ہے۔

آیات ۵۷ تا ۶۱

مومنوں کی باطنی کیفیات

| | |
|---|--|
| اور بے شک وہ لوگ جو اپنے رب کے خوف سے ڈرنے والے ہیں۔ | إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُونَ ﴿٥٤﴾ |
| اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ | وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٥﴾ |
| اور وہ جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ | وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿٥٦﴾ |
| اور وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ کہ دیتے ہیں | وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا |
| اور اُن کے دل ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ | وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ اَنْهُمْ اِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿٥٧﴾ |
| یہ وہ لوگ ہیں جو جلدی کرتے ہیں بھلائیاں کرنے میں | اُولَٰئِكَ يُسْرِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ |
| اور وہ بھلائیوں کے لیے سبقت کرنے والے ہیں۔ | وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ﴿٥٨﴾ |

سورہ مؤمنوں کی یہ آیات مومنوں کی باطنی کیفیات کا تذکرہ اس طرح کر رہی ہیں کہ:

i- مومن بندے ہر وقت اپنے رب کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔

ii- وہ اپنے رب کی آیات پر واقعی ایمان رکھتے ہیں۔

iii- وہ شرک کی ہر قسم سے بچتے ہیں۔ خاص طور پر نہ اطاعت اور محبت میں کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر ہونے کا درجہ دیتے ہیں اور نہ ہی دکھاوا کرتے ہیں۔ اس طرح کا شرک بعض لوگ رب کی آیات پر ایمان رکھنے کے باوجود کرتے ہیں۔

iv- وہ انتہائی رازداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔

v- نیکیاں کرنے کے باوجود ڈرتے رہتے ہیں کہ معلوم نہیں اُن کی نیکیاں بارگاہِ خداوندی میں قبول ہوں گی یا نہیں؟ حضرت حسن بصری کا قول ہے کہ "مومن اطاعت کرتا ہے پھر بھی ڈرتا رہتا ہے اور منافق نافرمانی کرتا ہے پھر بھی بے خوف رہتا ہے۔"

vi- وہ بھلائی کے ہر کام میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ جذبات و کیفیات عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۲ تا ۶۳

انسانوں کی اکثریت کچھ اور ہی سرگرمیوں میں مصروف ہے

| | |
|---|--|
| وَلَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا | ہم کسی بھی جان پر ذمہ داری نہیں ڈالتے مگر اُس کی صلاحیت کے مطابق |
| وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ | اور ہمارے پاس ہے ایک کتاب جو بولتی ہے حق کے ساتھ |
| وَهُمْ لَا يَظْلَمُونَ ﴿٦٢﴾ | اور اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ |
| بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمَرَةٍ مِّنْ هَذَا | بلکہ اُن کے دل غفلت میں ہیں اس (قرآن کے پیغام) سے |
| وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَمِلُونَ ﴿٦٣﴾ | اور اُن کے کام ہیں نیکیوں کے سوا، وہ جنہیں کیے جا رہے ہیں۔ |

یہ آیات انسانوں کی غفلت پر افسوس کا مضمون لیے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح کر دیا کہ بندے کن اعمال کے ذریعہ اُس کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ بھی بتا دیا کہ یہ اعمال بندوں کی استطاعت کے مطابق ہی مطلوب ہیں۔ پھر روزِ قیامت ہر انسان کو اپنے اعمال کی جوابدہی بھی کرنی ہے۔ وہاں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی جائے گی۔ اس کے باوجود بندوں کی اکثریت پر

افسوس ہے کہ وہ مطلوبہ اعمال سے غافل ہو کر اور اعمال کی جوابدہی سے بے فکر ہو کر کچھ اور ہی سرگرمیوں میں لگی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بد بختی اور محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۴ تا ۷۱

مشرکین مکہ پر عذاب کیوں آیا؟

| | |
|--|---|
| ہاں تک کہ جب ہم پکڑیں گے اُن کے خوشحال لوگوں کو عذاب سے | حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِمُ بِالْعَذَابِ |
| تو وہ چلانے لگیں گے۔ | إِذَا هُمْ يَجْرُونَ ﴿٦٤﴾ |
| (ظالمو!) مت چلاؤ آج | لَا تَجْرُوا الْيَوْمَ |
| بے شک تمہیں ہماری طرف سے کوئی مدد نہیں دی جائے گی۔ | إِنَّكُمْ مِمَّنْ لَا تَنْصَرُونَ ﴿٦٥﴾ |
| یقیناً جب میری آیات تلاوت کی جاتی تھیں تم پر | قَدْ كَانَتْ آيَتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ |
| تو تم اُلٹے قدموں بھاگتے تھے۔ | فَلَنْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تُنْكَصُونَ ﴿٦٦﴾ |
| تکبر کرتے ہوئے، قرآن کے بارے میں افسانہ گوئی کرتے ہوئے، بدکلامی کرتے ہوئے۔ | مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَرَسَاءٌ يُهْجَرُونَ ﴿٦٧﴾ |
| تو کیا انہوں نے غور نہیں کیا قرآن کی بات پر | أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ |
| یا آیا ہے اُن کے پاس وہ کلام جو نہیں آیا تھا اُن کے پہلے باپ دادا کے پاس۔ | أَمْ جَاءَهُمْ مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ |

| | |
|--|--|
| اَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ | یا نہیں پہچانا انہوں نے اپنے رسول کو |
| فَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ﴿۶۹﴾ | تو وہ اُن کا انکار کرنے والے ہیں۔ |
| اَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ | یا وہ کہتے ہیں کہ اُن پر جنون کا اثر ہے |
| بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ | بلکہ آپ لائے ہیں اُن کے پاس حق |
| وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كِرْهُونَ ﴿۷۰﴾ | اور اُن میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے ہیں۔ |
| وَلَوْ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَاءَهُمْ | اور اگر پیروی کرے حق اُن کی خواہشات کی |
| لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَاَلْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ | تو یقیناً برباد ہو جائیں زمین اور آسمان اور جو کچھ ان میں ہے |
| بَلْ اَتَيْنَهُمْ بِذِكْرِهِمْ | بلکہ ہم لائے ہیں اُن کے پاس اُن کی نصیحت |
| فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۷۱﴾ | تو وہ اپنی نصیحت سے رخ پھیرنے والے ہیں۔ |

ان آیات میں مشرکین مکہ کے اُن جرائم کا ذکر ہے جن کی وجہ سے وہ عذاب سے دوچار ہوئے:

i- نبی اکرم ﷺ جب اُن پر آیات قرآنی کی تلاوت کرتے تو وہ اٹھے قدموں بھاگ کھڑے ہوتے۔

ii- وہ قرآن مجید کی تعلیمات کو بڑے تکبر سے جھٹلاتے، راتوں کو بیٹھ کر قرآن مجید کے بارے میں جھوٹے قصے بیان کرتے اور بڑے نازیبا الفاظ میں اس عظیم کتاب کی توہین کرتے۔

iii- انہیں قرآن مجید کی آیات پر غور و فکر کی دعوت دی جاتی لیکن وہ اس دعوت کو ٹھکرا دیتے۔

iv- وہ رسول اللہ ﷺ کے اعلیٰ کردار و اخلاق کا تجربہ رکھنے کے باوجود اُن کی رسالت کا انکار کر رہے تھے۔

v- اس اعتراف کے باوجود کہ اللہ کے رسول ﷺ امانت، صداقت اور عدالت کا پیکر ہیں وہ آپ ﷺ کو مجنوں قرار دے رہے تھے۔

vi- اللہ کے رسول ﷺ اُن کے سامنے حق پیش فرما رہے تھے لیکن وہ چاہتے تھے کہ اُن کے سامنے صرف وہ بات کہی جائے جو اُن کی نفسانی خواہشات کے مطابق ہو۔

vii- اللہ کے رسول ﷺ انہیں دنیا و آخرت کے حوالے سے اُن حقائق کی یاد دہانی کر رہے ہیں جن کو پیش نظر رکھنا انہی کے لیے مفید تھا لیکن وہ اس یاد دہانی سے اعراض کر رہے تھے۔

مذکورہ بالا جرائم کی وجہ سے جب مشرکین مکہ پر عذاب آئے گا تو پھر وہ فریادیں کرنے لگیں گے لیکن اس وقت فریاد رسی کا وقت گزر چکا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے ملعون لوگوں کی روش اختیار کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۷۲ تا ۷۷

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

| | |
|--|---|
| اے نبی! کیا آپ طلب کر رہے ہیں اُن سے کچھ معاوضہ؟ | أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا |
| پس آپ کے رب کا عطا کردہ بدلہ ہی بہتر ہے | فَخَرَّاجْ رَبِّكَ خَيْرٌ |
| اور وہ بہترین رازق ہے۔ | وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ① |
| اور بے شک آپ انہیں بلارہے ہیں سیدھی راہ کی طرف | وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ② |
| اور بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر | وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ |

| | |
|--|---|
| وہ سیدھی راہ سے ہٹنے والے ہیں۔ | عَنِ الصِّرَاطِ لَنُكَبُّونَ ۝۴۳ |
| اور اگر ہم رحم کریں اُن پر | وَلَوْ رَحَّمْنَاهُمْ |
| اور دور کر دیں جو بھی انہیں تکلیف ہے | وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِنْ ضُرٍّ |
| یقیناً وہ پھر بھی اڑے رہیں گے اپنی سرکشی میں بہکتے ہوئے۔ | لَلْجُورِ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝۴۴ |
| اور ہم پکڑ چکے ہیں انہیں عذاب سے | وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ |
| پھر بھی وہ نہیں جھکے اپنے رب کے سامنے | فَمَا اسْتَكَاؤُوا لِلرَّبِّهِمْ |
| اور نہ ہی وہ گڑ گڑائے۔ | وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ۝۴۵ |
| یہاں تک کہ جب ہم کھول دیں گے اُن پر دروازہ سخت عذاب والا | حَتَّىٰ إِذَا فُتِحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ |
| تب وہ اُس میں بالکل مایوس ہو جائیں گے۔ | إِذَا هُمْ فِيهِ مُبَسِّسُونَ ۝۴۶ |

سابقہ آیات میں مشرکین مکہ کی گستاخانہ روش کے بیان کے بعد ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا مضمون ہے۔ آپ ﷺ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ ﷺ بڑی بے غرضی کے ساتھ مکہ والوں کو سیدھے راستہ کی طرف آنے کی بے لوث دعوت دے رہے ہیں۔ جن بد نصیبوں کو آخرت میں جواب دہی کا یقین نہیں وہی آپ ﷺ کی دعوت سے اعراض کر رہے ہیں۔ آخرت کے انکار نے انہیں سرکش اور ہر اخلاقی قدر سے آزاد بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جھنجھوڑنے کے لیے قحط کا عذاب بھیجا لیکن یہ پھر بھی سرکشی سے باز نہ آئے۔ اب اللہ تعالیٰ اُن پر ایسا شدید عذاب نازل کرے گا کہ وہ ہمیشہ کے لیے مایوس ہو کر رہ جائیں گے۔

آیات ۷۸ تا ۸۳

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور بندوں کی ناشکری

| | |
|---|--|
| اور وہی ہے اللہ جس نے بنائے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل | وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ |
| بہت کم تم شکر کرتے ہو۔ | قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿۷۸﴾ |
| اور وہی ہے جس نے پھیلا دیا تمہیں زمین میں | وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ |
| اور اُسی کی طرف تم جمع کیے جانو گے۔ | وَالِيهِ تُحْشَرُونَ ﴿۷۹﴾ |
| اور وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے | وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ |
| اور اُسی کے اختیار میں ہے بدلنارات اور دن کا | وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ |
| تو کیا تم نہیں سمجھتے۔ | أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۸۰﴾ |
| بلکہ اُنہوں نے وہی کہا جو کہا تھا پہلے لوگوں نے۔ | بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿۸۱﴾ |
| اُنہوں نے کہا تھا کیا جب ہم مرجائیں گے | قَالُوا إِذَا مِتْنَا |
| اور ہو جائیں گے مٹی اور ہڈیاں | وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا |
| کیا واقعی ہم ضرور اٹھائے جانے والے ہیں؟۔ | إِنَّا لَكَبَّعُوثُونَ ﴿۸۲﴾ |
| یقیناً وعدہ کیا گیا تھا ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے یہ اس سے پہلے | لَقَدْ وَعَدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَذَا مِن قَبْلُ |

إِنْ هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۸۳﴾

یہ نہیں ہے مگر کہانیاں پہلے لوگوں کی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے حسبِ ذیل احسانات کا ذکر ہے:

i- اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو سماعت، بصارت اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت دی ہے تاکہ وہ غور و فکر کر کے اپنے لیے فلاح کا راستہ ڈھونڈ سکے۔ البتہ انسانوں کی اکثریت ان صلاحیتوں کا استعمال وقتی لذتوں کے حصول کے لیے کر کے ناشکری کی روش اختیار کرتی ہے۔

ii- اللہ تعالیٰ ہی نے تمام انسانوں کو مختلف مقامات پر بسایا اور وہاں اُن کی ضروریات کی فراہمی کا بندوبست کیا۔ البتہ ایک وقت آئے گا کہ اُن سب کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کے لیے جمع کر دیا جائے گا۔

iii- تمام مخلوقات کی زندگی اور موت اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ وہ ہر مخلوق کو زندہ رہنے کے لیے ضروریاتِ زندگی عطا فرماتا ہے اور جب چاہتا ہے اُسے موت دے دیتا ہے۔

iv- رات اور دن کا نظام مخلوقات کے آرام اور کام کے لیے اللہ تعالیٰ ہی نے بنایا ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کی مذکورہ بالا نعمتوں کو جانتے ہیں لیکن اس کے باوجود اُن میں سے اکثر ان نعمتوں کے استعمال کے حوالے سے جوابدہی کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ناشکری اور غفلت کی اس روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۸۴ تا ۸۹

سوچنے پر مجبور کر دینے والے تین سوالات

| | |
|---|--------------------------------------|
| اے نبی! پوچھیے کس کے اختیار میں ہے زمین اور وہ سب کچھ جو اس میں ہے؟ | قُلْ لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا |
| اگر تم جانتے ہو۔ | إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۸۴﴾ |
| وہ کہیں گے اللہ کے اختیار میں ہے | سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ |

| | |
|---|---|
| قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۸۵﴾ | فرمائیے پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔ |
| قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ | پوچھیئے کون مالک ہے ساتوں آسمانوں کا؟ |
| وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿۸۶﴾ | اور مالک عظیم عرش کا؟۔ |
| سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ | وہ کہیں گے اللہ |
| قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿۸۷﴾ | فرمائیے پھر کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟۔ |
| قُلْ مَنْ مِّنْ بَيْدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ | پوچھیئے کس کے اختیار میں ہے ہر چیز کی بادشاہی؟ |
| وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ | اور وہ بچا لیتا ہے اور نہیں بچایا جاسکتا اُس سے |
| إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۸۸﴾ | اگر تم جانتے ہو۔ |
| سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ | وہ کہیں گے اللہ کے اختیار میں ہے |
| قُلْ فَأَنِّي تُسْحَرُونَ ﴿۸۹﴾ | فرمائیے پھر کہاں سے تم پر جادو کیا جاتا ہے؟۔ |

یہ آیات تین ایسے سوالات پیش کر رہی ہیں جو ہر انسان کو نہ صرف سوچنے بلکہ حق کا اعتراف کرنے پر مجبور کرنے والے ہیں:

- i- پوری زمین اور اس پر موجود جملہ مخلوقات کس کے اختیار میں ہیں؟
- ii- ساتوں کے سات آسمانوں اور کائنات کے عظیم تختِ حکومت کا مالک کون ہے؟
- iii- کائنات کی ہر شے پر کس کا زور چلتا ہے؟ کون ہے جو ہر شے کو کسی آفت سے بچا سکتا ہے لیکن اُس کی پکڑ سے کسی کو کوئی نہیں بچا سکتا؟

ان تمام سوالات کے جوابات میں انسان یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ مذکورہ بالا صفات کا حامل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس کے باوجود بے بس اور لاچار مخلوقات کو اُس کا شریک بنانے کا کیا جواز ہے؟ اللہ تعالیٰ ہی سے دعا ہے کہ وہ شرک کرنے والوں کو ہوش کے ناخن لینے اور ہر قسم کے شرک سے باز رہنے کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹۰ تا ۹۲

اللہ تعالیٰ سچا ہے اور شرک کرنے والے جھوٹے ہیں

| | |
|---|---|
| بَلْ أَتَيْنَهُم بِالْحَقِّ | بلکہ ہم لائے ہیں اُن کے پاس حق |
| وَأَنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۹۰ | اور بے شک وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ |
| مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ | نہیں بنایا اللہ نے کسی کو بیٹا |
| وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ | اور نہ ہی ہے اُس کے ساتھ کوئی اور معبود |
| إِذَا الذَّهَبَ كُلُّ إِلَهٍ بِمَا خَلَقَ | ورنہ لے جاتا ہر معبود اُس چیز کو جو اُس نے پیدا کی ہوتی |
| وَلَعَلَّا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ | اور یقیناً چڑھائی کر دیتے اُن میں سے کچھ دوسروں پر |
| سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ ۹۱ | پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں |
| عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ | وہ جاننے والا ہے ہر پوشیدہ اور ظاہر کو |
| فَتَعَلَّىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۹۲ | پس بلند و برتر ہے اللہ اُن سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔ |

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے حق واضح کر چکا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت حق کے مقابلہ میں باطل کو قبول کر رہی ہے۔ یہ بات سراسر جھوٹ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود قرار دینا بھی صاف جھوٹ ہے۔ اگر کائنات میں ایک سے زیادہ باختیار معبود ہوتے تو وہ کسی موقع پر باہمی اختلاف کی بنیاد پر لڑ پڑتے اور کائنات میں فساد برپا ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ ہی معبود واحد ہے۔ وہی کائنات کی ہر ظاہر و پوشیدہ حقیقت سے واقف ہے۔ وہ لوگوں کے گھڑے ہوئے جھوٹ اور اختیار کردہ شرک سے پاک ہے۔

آیات ۹۳ تا ۹۸

ایمان افروز دعائیں

| | |
|---|--|
| اے نبی! دعا کیجئے اے میرے رب! اگر تو دکھا ہی دے مجھے وہ (عذاب) جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ | قُلْ رَبِّ اِمَّا تُرِيّٰنِيْ مَا يُوعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ |
| اے میرے رب! تو نہ شامل کرنا مجھے اس ظالم قوم میں۔ | رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ |
| اور بے شک ہم اس پر کہ دکھادیں آپ کو وہ جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے ان سے یقیناً قادر ہیں۔ | وَ اِنَّا عَلٰى اَنْ تُرِيْكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ |
| دور کیجئے اُس چیز سے جو بہت بہتر ہے برائی کو | اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةِ |
| ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں وہ بیان کرتے ہیں۔ | نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ |
| دعا کیجئے اے میرے رب! میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے۔ | وَقُلْ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطٰنِ ﴿۹۷﴾ |
| اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اے میرے رب کہ وہ | وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ ﴿۹۸﴾ |

میرے پاس آئیں۔

یہ آیات ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کا بیش بہا تحفہ ہیں۔ ان میں آفات سے محفوظ رہنے اور شیاطین کے حملوں سے بچاؤ کے لیے دو ایمان افروز دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ پہلی دعا ایسی صورت حال کے لیے ہے جب کوئی بگڑی ہوئی قوم سرکشی کی آخری حدوں کو پہنچ رہی ہو۔ ایسی قوم کو اُس کی شرارتوں کی سزا ملنے کا اندیشہ ہوتا ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے التجا کریں:

رَبِّ اِمَّا تَرِيَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

"اے میرے رب! اگر تو دکھا ہی دے مجھے وہ (عذاب) جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے، اے میرے رب! تو نہ شامل کرنا مجھے اس ظالم قوم میں۔"

دوسری دعا کا تعلق بگڑی ہوئی قوم کے سامنے دعوتِ حق پیش کرنے کے مرحلے سے ہے۔ ایسی قوم حق کی مخالفت میں ظلم و زیادتی پر اتر آتی ہے اور ایسے میں حق کے داعی کو چاہیے کہ ہر برائی کا جواب بھلائی سے دے۔ شاید مخالفین کا دل نرم پڑ جائے۔ ایسے میں شیطان حق کے داعی کو اکساتا ہے کہ وہ بھی برائی کے جواب میں برائی ہی کی روش اختیار کرے تاکہ باہمی طور پر جھگڑے اور فساد کی صورت پیدا ہو جائے۔ ایسے میں حق کی دعوت دینے والوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کریں:

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ

"دعا کیجئے اے میرے رب! میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اے میرے رب کہ وہ میرے پاس آئیں۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں کثرت سے مذکورہ بالا دعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان دعاؤں کو ہمارے حق میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹۹ تا ۱۰۰

غافل انسان کی حسرتناک موت

| | |
|--|---|
| حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ | یہاں تک کہ جب آتی ہے اُن میں سے کسی پر موت |
| قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ ۙ | وہ فریاد کرتا ہے کہ اے میرے رب! لوٹا دے مجھے (دنیا میں)۔ |
| لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا | تاکہ میں اچھے کام کروں اُس میں جو میں چھوڑ کر آیا ہوں |
| إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا | ہر گز نہیں! یہ ایسے ہی ایک بات ہے وہ کہنے والا ہے جس کا |
| وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۚ | اور اُن کے آگے ایک پردہ ہے اُس دن تک جب وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ |

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جب ایک غافل انسان پر موت کی سختی آتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتا ہے کہ مجھے کچھ مہلت دے دی جائے تاکہ میں کچھ نیکیاں کر کے موت کے بعد کی زندگی کے لیے تیاری کر لوں۔ جواب دیا جاتا ہے کہ ہر گز نہیں۔ اس سے قبل بھی جب اُس پر کوئی آفت آتی تھی تو یہ نیک بن جانے کا وعدہ کرتا تھا اور آفت ٹلنے کے بعد دوبارہ سرکشی کرتا تھا۔ اب اُسے عالم برزخ میں قیامت کے واقع ہونے تک انتظار کرنا پڑے گا۔

آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳

قیامت کے روز فیصلہ اعمال کے وزن پر ہوگا

| | |
|--|--|
| فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ | پھر جب پھونکا جائے گا صور میں |
| فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ | تو نہ ہوں گے کوئی رشتے اُن کے درمیان اُس روز |
| وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ۝۱۰۱ | اور نہ ہی وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ |
| فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ | پس جن کے بھاری ہوئے ترازو |
| فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝۱۰۲ | تو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ |
| وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ | اور جن کے ہلکے ہوئے ترازو |
| فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ | تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نقصان پہنچایا اپنے آپ کو |
| فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝۱۰۳ | اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ |

یہ آیات خبردار کر رہی ہیں کہ روزِ قیامت جب صور کی آواز پر تمام انسان بیدار ہو کر میدانِ حشر میں جمع ہوں گے تو باہمی رشتوں کو بھول جائیں گے۔ ہر ایک کو اپنی نجات کی فکر لاحق ہوگی۔ تمام انسانوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ کامیابی اور ناکامی کا معیار نیک اعمال کے وزن پر ہوگا۔ جن کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا وہ کامیاب ہوں گے۔ اس کے برعکس جن کے نیک اعمال کا پلڑا ہلکا ہوگا وہ بد نصیب ناکام ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ اَللّٰهُمَّ اجْزَنَا مِنَ النَّارِ اے اللہ! ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ آمین!

آیات ۱۰۴ تا ۱۱۱

جہنم والوں کی آہ وزاری

| | |
|---|---|
| تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ | جھلسائے گی اُن کے چہروں کو آگ |
| وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوتِ ۝۱۰۴ | اور وہ اُس میں بد شکل ہو رہے ہوں گے۔ |
| أَلَمْ تَكُنْ أَيْتِي تَتْلَىٰ عَلَيْهِمْ | (فرمائے گا اللہ اُن سے) کیا تلاوت نہیں کی جاتی تھیں تم پر میری آیات |
| فَكُنْتُمْ بِهَا تُكذِّبُونَ ۝۱۰۵ | تو تم انہیں جھٹلاتے تھے؟۔ |
| قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا | وہ کہیں گے اے ہمارے رب! چھا گئی تھی ہم پر ہماری بد بختی |
| وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ۝۱۰۶ | اور ہم تھے گمراہ لوگ۔ |
| رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا | اے ہمارے رب! نکال دے ہمیں اس میں سے |
| فَإِنْ عُدْنَا فَنَاظِمِينَ ۝۱۰۷ | پھر اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بے شک ہم ظالم ہوں گے۔ |
| قَالَ احْسَبُوا فِيهَا | فرمائے گا اللہ ذلت کے ساتھ پڑے رہو اس میں |
| وَلَا تُكَلِّبُونَ ۝۱۰۸ | اور نہ بات کرو مجھ سے۔ |
| إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي | بے شک تھا ایک گروہ میرے بندوں میں سے |

| | |
|--|---|
| یَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا | جو دعا کیا کرتے تھے کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے |
| فَاغْفِرْ لَنَا | پس بخش دے ہمیں |
| وَارْحَمْنَا | اور رحم فرما ہم پر |
| وَإِنَّ خَيْرَ الرَّحِمِينَ ﴿۹﴾ | اور تو بہترین رحم فرمانے والا ہے۔ |
| فَاتَّخَذَتْهُمْ سَخِرًا | تو تم نے بنالیا تھا انہیں مذاق |
| حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي | یہاں تک کہ انہوں نے بھلا دی تمہیں میری یاد |
| وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ﴿۱۰﴾ | اور تم اُن پر ہنسا کرتے تھے۔ |
| إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا | بے شک میں نے بدلہ دے دیا ہے انہیں آج اُس کا جو انہوں نے صبر کیا |
| أَنَّهُمْ هُمُ الْفَٰئِزُونَ ﴿۱۱﴾ | بے شک وہ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ |

ان آیات میں اہل جہنم کی آہ وزاری کا بیان ہے۔ جہنم کی آگ اُن کے چہروں کو جھلسا کر بد شکل کر دے گی جیسے بکرے کی بھی ہوئی سری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ کیا تم تک میرے احکامات نہیں پہنچے تھے کہ تم نے انہیں پس پشت ڈال دیا؟ وہ اعتراف کریں گے کہ ہماری بد بختی اور نحوست ہم پر چھا گئی تھی۔ اب وہ التجا کریں گے کہ ہمیں جہنم سے نکال کر اصلاح کا ایک موقع دے دیا جائے۔ جواب دیا جائے گا کہ ذلیل ہو کر جہنم ہی میں پڑے رہو۔ تم دنیا میں ایمان لانے والوں اور شریعت پر عمل کرنے والوں کا مذاق اڑاتے تھے۔ وہ نیک لوگ تو جنت میں داخل ہو کر منزل مراد کو پہنچ گئے۔ البتہ اُن سے دشمنی اور ضد نے تمہیں میری یاد سے غافل کر دیا اور تمہیں جہنم کے ہولناک عذاب سے دوچار کر دیا۔

آیات ۱۱۲ تا ۱۱۴

دنیا میں رہنے کی مدت

| | |
|--|--|
| دریافت فرمائے گا اللہ تم کتنے عرصہ رہے زمین میں برسوں کی گنتی کے اعتبار سے۔ | قُلْ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۝۱۱۲ |
| وہ کہیں گے کہ ہم رہے ہوں گے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ | قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ |
| سو آپ پوچھ لیجئے سال شمار کرنے والوں سے۔ | فَسَعَلَ الْعَادِينَ ۝۱۱۳ |
| فرمائے گا اللہ تم نہیں رہے مگر تھوڑا عرصہ | قُلْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا |
| کاش کہ تم جان لیتے۔ | لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝۱۱۴ |

اللہ تعالیٰ جہنمیوں سے پوچھے گا کہ تم دنیا میں کتنا عرصہ رہے؟ وہ جواب نہیں دے پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم دنیا میں انتہائی مختصر وقت کے لیے بھیجے گئے تھے۔ ہمارے نبی اور نیک بندے تمہیں خبردار کرتے رہے کہ دنیا کی زندگی محض امتحان کا تھوڑا سا وقت ہے۔ اس زندگی کو اصل زندگی نہ سمجھ بیٹھنا۔ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے جہاں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے۔ یہاں کے وقتی فائدوں اور عارضی لذتوں کی خاطر وہ کام نہ کرنا جو آخرت کی ابدی زندگی میں تمہیں برباد کر دیں۔ تم نے اُن کی بات سنی ان سنی کر دی۔ تم اسی خیال میں رہے کہ جینا اور مرنا جو کچھ ہے بس اسی دنیا میں ہے۔ جو مزے لوٹنے ہیں یہیں لوٹ لو۔ اب پشیمان ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کاش تم دنیا کے وقت کو قیمتی بنا لیتے۔ اب اہل جہنم کی حسرت اور بڑھ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کی تیاری سے غفلت اور آخرت میں انجامِ بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

تفسیرِ قرطبی میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شدید بیماری میں مبتلا شخص کے کان میں یہ آیات پڑھیں تو وہ فوراً صحت یاب ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے دریافت فرمایا کہ انہوں نے مریض کے کان میں کیا پڑھا ہے؟ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا کہ میں نے سورہ مؤمنون کی آخری آیات تلاوت کی ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مَّقْنَأَمَ أَهْأَعَلَى جَبَلٍ لَزَالَ

"اگر کوئی شخص پورے یقین کے ساتھ یہ آیات کسی پہاڑ پر پڑھ دے تو وہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔"

یہ آیات بڑے جلالی اسلوب میں انسان کو خبردار کر رہی ہیں کہ وہ بے مقصد تخلیق نہیں کیا گیا۔ دنیا کے عام بادشاہ بھی اپنے وفاداروں کو نوازتے اور نافرمانوں کو سزا دیتے ہیں۔ تو کیا اللہ تعالیٰ جو بادشاہِ حقیقی ہے اپنے فرمانبرداروں کو انعام اور اپنے باغیوں کو سزا نہ دے گا؟ خاص طور پر شرک کرنے والے مجرموں کو وہ عبرتناک سزا دے گا کیونکہ شرک ایسا جرم ہے جس کے جواز کے لیے کوئی دلیل سرے سے ہے ہی نہیں۔ آخری آیت میں اللہ تعالیٰ کا جلالی رنگ، جمالی رنگ اختیار کر رہا ہے اور وہ نہایت شفقت سے ہمیں نبی اکرم ﷺ کی وساطت سے ایک اُمید افزا دعا مانگنے کی تلقین فرما رہا ہے۔ یہ وہی دعا ہے جو اس سورہ مبارکہ کی آیت کے مطابق اہل جنت دنیا میں مانگا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

"اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو بہترین رحم فرمانے والا ہے۔" آمین!

سورۃ نور

گھر کے اندر کے پردہ کا بیان

اس سورۃ مبارکہ میں گھر کے اندر کے پردہ کا بیان ہے۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :
 عَلِمُوا رِجَالَكُمْ سُورَةَ النَّازِعَاتِ وَعَلِمُوا نِسَاءَكُمْ سُورَةَ النُّورِ (بیہقی)
 "سکھاؤ اپنے مردوں کو سورۃ نازعہ اور سکھاؤ اپنی خواتین کو سورۃ نور"۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱۰ تا ۱۰ : حد زنا اور حد زانیہ کا بیان
- آیات ۲۶ تا ۲۶ : حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کا بیان
- آیات ۳۲ تا ۳۲ : گھر کے اندر کے پردے کے احکامات
- آیات ۴۰ تا ۴۰ : ایمان اور کفر کے لیے تمثیلات
- آیات ۴۶ تا ۴۶ : اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا بیان
- آیات ۵۲ تا ۵۲ : منافقانہ اور مومنانہ طرز عمل
- آیات ۵۷ تا ۵۷ : نظام خلافت کے قیام کی بشارت
- آیات ۶۱ تا ۶۱ : گھر کے اندر کے پردہ کے احکامات
- آیات ۶۲ تا ۶۲ : نظم جماعت

آیت ۱

جلالی اور پرزور آغاز

سُورَةُ النُّورِ اَنْزَلْنَاهَا

یہ ایک سورۃ ہے، ہم نے نازل کیا ہے اسے

| | |
|--|--|
| وَقَرَضْنَهَا | اور ہم نے فرض کیا ہے اسے |
| وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ | اور ہم نے نازل کی ہیں اس میں واضح آیات |
| لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ① | تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ |

یہ آیت سورہ مبارکہ کی پر شکوہ تمہید ہے۔ اس آیت میں چار باتیں بیان کی گئی ہیں:

i- اللہ تعالیٰ نے جلالی اور شاہانہ اسلوب میں فرمایا کہ یہ سورہ ہم نے نازل کی ہے۔ گویا یہ کسی بے بس ناصح کا کلام نہیں بلکہ اس کا نازل کرنے والا وہ قادرِ مطلق ہے جس کے اختیار میں کائنات کی ہر شے ہے۔

ii- اس سورہ کی تعلیمات سفارشات نہیں بلکہ اہم احکامات ہیں جن پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ نے لازم کر دیا ہے۔

iii- اس سورہ میں دی گئی تعلیمات صاف صاف اور کھلی کھلی ہدایات ہیں جن کے متعلق کوئی یہ عذر نہیں کر سکتا کہ فلاں بات سمجھ ہی میں نہیں آئی لہذا اس پر عمل کیسے کیا جاتا۔

iv- اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ اس سورہ کے احکامات کو یاد رکھیں اور انہیں نافذ کریں۔

سورہ مبارکہ کی تمہید کا انداز بیان بتا رہا ہے کہ اس کے احکامات کو اللہ تعالیٰ کتنی اہمیت دے کر پیش فرما رہا ہے۔ کسی بھی دوسری احکامی سورہ کا آغاز اتنا پر زور نہیں ہے۔

آیات ۲ تا ۳

شریعت اسلامی میں حد زنا

| | |
|--|---|
| الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةٍ | جو عورت بدکار ہو اور جو مرد بدکار ہو تو لگاؤ ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو کوڑے |
| وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ | اور نہ آئے تمہیں ان دونوں پر ترس اللہ کے قانون کے |

| | |
|--|--|
| معاملے میں | |
| اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر | إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ |
| اور چاہیے کہ دیکھے اُن دونوں کو سزا دینا ایک گروہ مومنوں میں سے۔ | وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ② |
| زانی مرد نکاح نہ کرے مگر زانیہ یا مشرکہ عورت سے | الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً |
| اور زانیہ عورت سے نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرکہ مرد | وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ |
| اور حرام کر دیا گیا ہے یہ (زنا کا جرم) مومنوں پر۔ | وَحَرَّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ③ |

ان آیات میں غیر شادی شدہ زانی مرد اور زانیہ عورت کے لیے حدِ زنا کا بیان کرتے ہوئے حکم دیا گیا:

i- زانی مرد اور زانیہ عورت کو سو سو کوڑے مارے جائیں۔

ii- حد کے جاری کرنے کے حوالے سے مجرموں پر کوئی رحم نہ کیا جائے۔

iii- حد لوگوں کے سامنے جاری کی جائے تاکہ مجرموں کو تکلیف کے ساتھ ذلت کا بھی سامنا ہو۔ مزید یہ کہ دیکھنے والوں کو عبرت حاصل ہو اور وہ اس جرم سے اجتناب کریں۔

آیت ۳ میں زنا جیسے جرم کی مذمت کے لیے ایک اخلاقی ضابطہ بیان کیا گیا کہ زانی اس قابل نہیں کہ وہ کسی پاکدامن خاتون سے نکاح کرے اور زانیہ اس لائق نہیں کہ اُسے کسی پاکدامن مرد کے نکاح میں دیا جائے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ آیت ۲ میں ایسے زانی اور زانیہ کا ذکر ہے جن کا ابھی نکاح نہیں ہوا یعنی وہ غیر شادی شدہ ہیں۔ شادی شدہ زانی یا زانیہ کی سزا شریعت میں رجم کرنا ہے۔

آیات ۴ تا ۵

شریعتِ اسلامی میں حدِ قذف

| | |
|--|--|
| وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ | اور وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں پر |
| ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ | پھر نہیں لاتے چار گواہ |
| فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً | تو لگاؤ ان کو اسی کوڑے |
| وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا | اور نہ قبول کرو ان کی کوئی گواہی ہمیشہ کے لیے |
| وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤﴾ | اور وہی لوگ فاسق ہیں۔ |
| إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ | سوائے ان کے کہ جو توبہ کر لیں اس کے بعد |
| وَأَصْلَحُوا | اور اپنی اصلاح کر لیں |
| فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥﴾ | تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔ |

یہ آیات قذف یعنی کسی خاتون پر بدکاری کی تہمت لگانے کی سزا بیان کر رہی ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی پاک دامن خاتون پر زنا کا الزام لگائے اور ثبوت کے طور پر چار گواہ پیش نہ کر سکے تو اسے سزا کے طور پر اسی کوڑے مارے جائیں گے اور آئندہ کبھی بھی اس کی گواہی قبول نہ کی جائے گی۔ البتہ اگر وہ اپنی اس حرکت پر نادم ہو کر توبہ کرے تو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اُمید ہے کہ اسے بخشش مل جائے گی اور وہ اُخروی سزا سے بچ جائے گا۔ قذف کی حد مقرر کرنے کی بظاہر حکمت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بدکاری کا جرم دیکھے تو گواہوں کی مقررہ تعداد نہ ہونے کی صورت میں جرم کی پردہ پوشی کرے۔ اس جرم کی تشہیر معاشرہ میں گندی سوچ اور بیہودہ جذبات کو فروغ دیتی ہے۔ ہاں اگر چار شہادتیں موجود ہوں تو حکومت کے سامنے پیش کر کے مجرموں کو سزا دلوائی جائے تاکہ معاشرے سے اس گندگی کا سد باب ہو۔

آیات ۶ تا ۱۰

شوہر کی طرف سے بیوی پر زنا کا الزام

| | |
|--|--|
| وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ | اور وہ لوگ جو تہمت لگائیں اپنی بیویوں پر |
| وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ | اور نہ ہوں اُن کے پاس گواہ سوائے اپنی ذات کے |
| فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ | تو اُن میں سے کسی ایک کی گواہی ہوگی |
| أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ | چار بار گواہی دینا اللہ کی قسم کھا کر |
| إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ① | کہ بے شک وہ یقیناً سچوں میں سے ہے۔ |
| وَالْخَامِسَةُ | اور پانچویں گواہی ہوگی |
| أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ | کہ اللہ کی لعنت ہو اُس پر |
| إِنْ كَانَ مِنَ الْكَذَّابِينَ ② | اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے۔ |
| وَيَدْرَأُوا عَنْهَا الْعَذَابَ | اور ہٹا دے گی اُس کی بیوی سے سزا |
| أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ | یہ بات کہ وہ گواہی دے چار بار اللہ کی قسم کھا کر |
| إِنَّهُ لَمِنَ الْكَذَّابِينَ ① | کہ بے شک اُس کا شوہر جھوٹوں میں سے ہے۔ |
| وَالْخَامِسَةَ | اور پانچویں بار گواہی دے |
| أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا | کہ اللہ کا غضب ہو اُس پر |

| | |
|--|--|
| اگر اُس کا شوہر سچوں میں سے ہے۔ | إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ① |
| اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اُس کی رحمت (تم پاکیزہ نہ رہ سکتے) | وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ |
| اور بے شک اللہ بہت نظرِ کرم کرنے والا کمالِ حکمت والا ہے۔ | وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ② |

ان آیات میں ایک نازک معاملہ زیر بحث آیا ہے جسے لعان کہا جاتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو زانیہ قرار دے اور اُس کے پاس چار گواہ نہ ہوں تو وہ عدالت میں قاضی کے سامنے چار بار قسم کھا کر اپنی صداقت کا ثبوت دے گا۔ پانچویں بار قسم کھا کر کہے گا اگر وہ جھوٹا ہے تو اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ اس کا بھی امکان ہے شوہر جھوٹی قسمیں کھا رہا ہو اور بیوی پر بہتان لگا رہا ہو۔ لہذا اگر بیوی چار بار قسمیں کھا کر شوہر کے جھوٹا ہونے کی گواہی دے اور پھر پانچویں بار شوہر کے سچا ہونے کی صورت میں اپنے خلاف اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہونے کی بددعا کرے تو اُسے سزا نہیں دی جائے گی۔ البتہ لعان کرنے والے شوہر اور بیوی کے درمیان علیحدگی کرا دی جائے گی۔

آیات ۱۱ تا ۱۳

حضرت عائشہؓ کی پاک دامنی کا اعلان

| | |
|--|--|
| بے شک وہ لوگ جو اٹھالائے ہیں بہتان وہ ایک جھٹھا ہے تم میں سے | إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ |
| مت سمجھنا اُسے شر اپنے حق میں | لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم |
| بلکہ وہ خیر ہے تمہارے حق میں | بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُم |

| | |
|--|--|
| ہر شخص کے لیے اُن میں سے جتنا اُس نے کمایا اتنا گناہ ہے | لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ |
| اور جس نے اٹھایا ہے گناہ کا بڑا حصہ | وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ |
| اُس کے لئے بڑا عذاب ہے۔ | لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝۱۱ |
| ایسا کیوں نہ ہو جب تم نے سناوہ بہتان۔ | لَوْ لَا اِذْ سَبَعْتُمْوهُ |
| گمان کیا ہوتا مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنوں کے بارے میں اچھا | ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا |
| اور کہا ہوتا کہ یہ تو بالکل واضح بہتان ہے۔ | وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ۝۱۲ |
| وہ کیوں نہ لائے اس پر چار گواہ | لَوْ لَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ |
| پھر جب وہ نہیں لاسکے گواہ | فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ |
| تو وہی لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ | فَأُولَٰئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝۱۳ |

یہ آیات اُس بہتان کا ازالہ کر رہی ہیں جو حضرت عائشہؓ پر لگایا گیا تھا۔ سن ۶ھ میں غزوہ بنو مصطلق سے واپسی کے دوران رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی ملعون نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی۔ کئی منافقین نے مل کر اس تہمت کو ایک مہم کی صورت میں پھیلا نا شروع کر دیا۔ بہتان بندی کا یہ واقعہ تاریخ میں واقعہ افک کے نام سے مشہور ہے۔ ان آیات میں بہتان لگانے والوں کو جھوٹا قرار دے کر سخت عذاب کی وعید سنائی گئی۔ مومنوں کو تسلی دی گئی کہ بظاہر اس شر میں مسلمانوں کے لیے خیر کے کئی پہلو ہیں۔ اس واقعہ نے مسلمانوں کی صفوں میں موجود کالی بھیڑوں یعنی بد صفات منافقین کو نمایاں کر دیا ہے۔ مومنوں کی کردار کی پاکیزگی کو ثابت اور اُن کی اخلاقی ساکھ کو مضبوط کر دیا ہے۔ پھر یہ واقعہ اسلام کے قوانین و احکام اور تمدنی ضوابط میں بڑے اہم اضافوں کا ذریعہ بن گیا ہے۔ اس کی بدولت مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حدود کی صورت میں ایسی ہدایات

حاصل ہوئیں ہیں جن پر عمل کر کے مسلم معاشرے کو ہمیشہ کے لیے برائیوں کی پیداوار اور اُن کی اشاعت سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اگر یہ برائیاں پیدا ہو ہی جائیں تو اُن کا بروقت تدارک کیا جاسکتا ہے۔

آیات ۱۴ تا ۱۸

سادہ لوح مسلمانوں کے لیے تنبیہ

| | |
|---|---|
| اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اُس کی رحمت دنیا اور آخرت میں | وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ |
| تو یقیناً پہنچتا تمہیں اُس کی وجہ سے جس کا تم چرچا کر رہے تھے بڑا عذاب۔ | لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ①۳ |
| جب تم باہم لے رہے تھے اُسے اپنی زبانوں پر | إِذْ تَلْقَوْنَهُ بِالسِّنَتِمْ |
| اور کہہ رہے تھے اپنے مومنوں سے وہ، نہیں تھا تمہارے پاس جس کا علم | وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ |
| اور تم سمجھ رہے تھے اُسے معمولی | وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا |
| جبکہ وہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی تھی۔ | وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ①۴ |
| ایسا کیوں نہ ہو جب تم نے سنا وہ بہتان | وَلَوْ لَا إِذْ سَبَعْتُمْوهٗ |
| تم کہہ دیتے کہ نہیں ہے مناسب ہمارے لیے کہ ہم بات کریں اس طرح کی | قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا |
| اے اللہ! تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے | سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ①۵ |

| | |
|--|--|
| يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا نصيحت کرتا ہے تمہیں اللہ کہ دوبارہ نہ کرنا اس طرح کی بات کبھی بھی | |
| إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٤﴾ اگر تم مومن ہو۔ | |
| وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ اور واضح فرماتا ہے اللہ تمہارے لئے آیات | |
| وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٥﴾ اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے کمالِ حکمت والا ہے۔ | |

جب عبد اللہ بن ابی ملعون اور دیگر منافقین نے مل کر حضرت عائشہؓ پر تہمت کو ایک مہم کی صورت میں پھیلا نا شروع کر دیا تو بعض سادہ لوح مسلمان بھی اس مہم سے متاثر ہو گئے۔ ان آیات میں سادہ لوح مسلمانوں کو متوجہ کیا گیا کہ انہوں نے کیوں اُمّ المؤمنین کے حوالے سے بدگمانی کی اور ایک جھوٹ کو عام کرنے میں حصہ لیا؟ ایسا کرنا ایک بڑا جرم تھا جس پر دنیا و آخرت میں عذاب دیا جاسکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مسلمانوں کی پکڑ نہیں کی۔ البتہ انہیں خبردار کیا گیا کہ آئندہ ایسی حرکت سے سختی سے اجتناب کریں۔ سچے ایمان کا تقاضا ہے کہ مومنوں کے بارے میں ہمیشہ اچھا گمان کیا جائے۔

آیات ۱۹ تا ۲۰

مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے والوں کا برا انجام

| | |
|---|--|
| إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ أَمَنُوا بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ پھیلے بے حیائی اُن لوگوں میں جو ایمان لائے | |
| لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اُن کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں | |
| وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ | |
| وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اُس کی رحمت (تم | |

| | |
|---|---|
| پاکیزہ نہ رہ سکتے) | |
| اور بے شک اللہ بہت مہربان ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔ | وَ اَنَّ اللّٰهَ دَعُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰ |

ان آیات میں ایسے لوگوں کو دنیا و آخرت کے عذاب کی دھمکی دی گئی ہے جو مسلمانوں میں بے حیائی پھیلاتے ہیں۔ بد قسمتی سے یہ جرم آج عام ہو گیا ہے۔ ہم اپنے گھروں میں ٹی وی، اخبارات اور جراند کے ذریعہ بے حیائی کی نشر و اشاعت میں حصہ لیتے ہیں۔ خواتین بے پردہ ہو کر، زیب و زینت اختیار کر کے اور بعض اوقات نیم عریاں لباس میں باہر نکل کر اس جرم کا ارتکاب کرتی ہیں۔ کاروباری ادارے اشتہارات کے ذریعہ بڑے پیمانے پر بے حیائی پھیلانے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ میڈیا بڑے پیمانے پر اس جرم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ حکومت کی سرپرستی میں بدکاری کے اڈے قائم ہیں۔ بد اخلاقی کی ترغیب دینے اور اس کے لیے جذبات کو اکسانے والے قصوں، اشعار، گانوں، تصویروں اور کھیل تماشوں پر مبنی فلموں اور ڈراموں کی نمائش جاری ہے۔ ایسے کلب، ہوٹل اور دوسرے ادارے موجود ہیں جن میں مخلوط رقص اور مخلوط تفریحات کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ان آیات کی رُو سے یہ سب لوگ مجرم ہیں۔ انہیں آخرت ہی میں نہیں دنیا میں بھی سزا ملنی چاہیے۔ لہذا ایک اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ فحاشی کے ان تمام ذرائع و وسائل کا سد باب کرے۔ اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو سزا دینے کے لیے قانون سازی کرے۔ المستدرک علی الصحیحین للحاکم میں اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد نقل ہوا:

اَلْحَيَاةُ وَالْاِيْمَانُ قَرْنَا جَبِيْعًا، فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاُخَرُ

"حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں۔ ایک ختم ہو جائے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے بندے لوگوں میں ایمان پیدا کرنا چاہتے ہیں جبکہ شیطان اور اُس کے ایجنٹ ایمان ختم کرنے کے لیے بے حیائی پھیلاتے ہیں۔ اسی لیے ان مجرموں کے لیے دنیا و آخرت کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاشرہ میں شرم و حیا کی اقدار پر عمل کرنے اور انہیں عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۲۱

اللہ کا فضل نہ ہو تو کوئی بھی پاکیزہ نہیں رہ سکتا

| | |
|---|---|
| اے ایمان والو! اور پیروی نہ کرو شیطان کے نقش قدم کی | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ |
| اور جس نے پیروی کی شیطان کے نقش قدم کی | وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ |
| بے شک وہ تو حکم دیتا ہے تمہیں برائی اور بے حیائی کا | فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ |
| اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اُس کی رحمت | وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ |
| نہ پاکیزہ رہ سکتا تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی | مَا زَكَّىٰ مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا |
| اور لیکن اللہ پاکیزہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے | وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ |
| اور اللہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ | وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝۲۱ |

اس آیت میں شیطان کی پیروی سے منع کیا گیا۔ شیطان اپنی پیروی کرنے والوں کو ہمیشہ بے حیائی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہی کی راہ دکھاتا ہے۔ اس آیت میں فرمایا گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رحمت انسان کے شامل حال نہ ہوتی تو کوئی انسان کبھی بھی پاکیزہ نہ رہ سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو جنسی بے راہ روی سے انسان کو بچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حفاظت اُس کے علم کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کس میں بھلائی کی طلب موجود اور کون برائی کی رغبت رکھتا ہے۔ ہر شخص اپنی خلوتوں میں جو باتیں کرتا ہے، وہ انہیں سن رہا ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنے دل میں بھی جو کچھ سوچا کرتا ہے، وہ اُس سے باخبر ہوتا ہے۔ اسی براہ راست علم کی بنا پر وہ فیصلہ فرماتا ہے کہ کسے پاکیزگی بخشے اور کسے نہ بخشے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندگی کے آخری سانس تک پاکیزہ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۲۲

دوسروں کی زیادتی معاف کر دو اللہ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا

| | |
|--|--|
| وَلَا يَأْتِلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ | اور قسم نہ کھائیں جو عزت و شرف والے ہیں تم میں سے اور خوشحال ہیں |
| يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ | کہ وہ نہیں دیں گے قرابت داروں اور محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو |
| وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا | انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں |
| أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ | کیا تم پسند نہیں کرتے کہ بخش دے اللہ تمہیں |
| وَاللَّهُ عَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢﴾ | اور اللہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ |

یہ آیت ایک اہم ہدایت دے رہی ہے۔ اگر ہم دوسروں کی زیادتی سے درگزر کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ہمارے گناہ معاف فرمادے گا۔ حضرت عائشہؓ کے خلاف مذموم مہم میں سیدنا مسطح بن اثاثہؓ بھی سادہ لوحی میں شامل ہو گئے تھے جو ایک نادار مہاجر صحابی تھے سیدنا ابو بکر صدیقؓ ان کی مالی اعانت فرماتے تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو رنج ہوا کہ کیوں سیدنا مسطحؓ ان کی بیٹی کے خلاف منافقین کے ساتھ مہم میں شامل ہو گئے۔ وہ فیصلہ کرنے والے تھے کہ آئندہ سیدنا مسطحؓ کی مدد نہ کریں گے۔ اس آیت میں اس فیصلہ سے روکتے ہوئے جب کہا گیا کہ اَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ (کیا تم پسند نہیں کرتے کہ بخش دے اللہ تمہیں) تو وہ پکار اٹھے کہ ۔۔ بَلٰی وَاللّٰہِ اِنَّا نَحِبُّ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا يَا رَبَّنَا۔ (کیوں نہیں! واللہ بے شک ہم پسند کرتے ہیں کہ تو معاف فرمادے ہمیں اے ہمارے رب!) اور انہوں نے سیدنا مسطحؓ کو معاف فرمادیا اور ان کی مالی مدد کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس آیت کے نزول کے بعد صحابہؓ کے درمیان وہ تلخی ختم ہو گئی جو منافقین کے اٹھائے ہوئے فتنے نے پیدا کر دی تھی۔

آیات ۲۳ تا ۲۵

پاک دامن خواتین پر تہمت لگانے والوں کا بدترین انجام

| | |
|--|---|
| بے شک جو لوگ تہمت لگاتے ہیں پاک دامن، بے خبر، مومن عورتوں پر | إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ |
| اُن پر لعنت کی گئی دنیا اور آخرت میں | لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ |
| اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے۔ | وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۲۳﴾ |
| اُس (قیامت والے) روز گواہی دیں گی اُن کے خلاف اُن کی زبانیں | يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ |
| اور اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں | وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ |
| اُن اعمال پر جو وہ کیا کرتے تھے۔ | بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۴﴾ |
| اُس روز پورا پورا اُنہیں دے گا اللہ تعالیٰ اُن کا صحیح بدلہ | يَوْمَ يُؤْفِكُهُمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ |
| اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی ہے حق، حق کو واضح کرنے والا۔ | وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿۲۵﴾ |

ان آیات میں ایسے مجرموں کو سخت سزا کی وعید سنائی گئی جو پاکباز اور بھولی بھالی خواتین پر گناہ کی تہمت لگاتے ہیں۔ اُن پر دنیا و آخرت میں لعنت و پھینکار ہوتی ہے۔ طبرانی میں ارشادِ نبوی ﷺ نقل کیا گیا ہے کہ "پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا سو برس کے اعمال کو غارت کر دیتا ہے"۔ روزِ قیامت تہمت لگانے والوں کی زبانیں، ہاتھ اور پاؤں اُن کے جھوٹا ہونے کی گواہی دیں گے اور پھر اُنہیں اُن کی شرارت کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔

آیت ۲۶

جیسا کردار ویسی رغبت

| | |
|---|--|
| النَّحِیْثُ لِلْخَبِیْثِ | ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں |
| وَالْخَبِیْثُونَ لِلْخَبِیْثِ | اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہیں |
| وَالطَّیِّبُ لِلطَّیِّبِ | اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لیے ہیں |
| وَالطَّیِّبُونَ لِلطَّیِّبِ | اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لیے ہیں |
| أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا یَقُولُونَ | یہ پاکباز لوگ بری کردیے گئے ہیں اُن باتوں سے جو ناپاک لوگ کر رہے ہیں |
| لَهُمْ مَّغْفَرَةٌ وَرِزْقٌ کَرِیْمٌ ﴿۲۶﴾ | اُن کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی۔ |

اس آیت میں یہ عام ضابطہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے مزاجوں میں مناسبت اور جوڑ رکھا ہے۔ گندی اور بدکار عورتیں بدکار مردوں کی طرف اور گندے بدکار مرد گندی بدکار عورتوں کی طرف رغبت کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح پاک صاف عورتوں کی رغبت پاک صاف مردوں کی طرف اور پاک صاف مردوں کی رغبت پاک صاف عورتوں کی طرف ہوا کرتی ہے۔ ہر ایک اپنی اپنی رغبت کے مطابق اپنا جوڑ تلاش کرتا ہے۔ اسی طرح پاکباز لوگوں کی زبانوں سے پاکیزہ باتیں ہی نکلتی ہیں اور گندے خیال رکھنے والے لوگوں کو گندی باتیں ہی سوچتی ہیں۔ گویا جن منافقین نے حضرت عائشہؓ کے خلاف فحش بات پھیلائی وہ گندی ذہنیت کے لوگ تھے۔ پاکباز لوگوں کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ ایسی باتوں میں حصہ لیں۔ وہ ایسی باتوں سے بچنے میں ہی اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پاکیزہ کردار، پاکیزہ سوچ، پاکیزہ گفتگو اور پاکیزہ لوگوں کا ساتھ عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۷ تا ۲۹

کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے ہدایات

| | |
|---|--|
| یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا | اے ایمان والو! |
| لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ | نہ داخل ہو ایسے گھروں میں جو تمہارے گھروں کے علاوہ ہیں |
| حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا | یہاں تک کہ رضالے لو (اہل خانہ سے) |
| وَتَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا | اور سلام کر لو اہل خانہ کو |
| ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۲۷﴾ | یہی تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ |
| فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا | پھر اگر تم نہ پاؤ اُن گھروں میں کسی کو |
| فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ | تو مت داخل ہو اُن میں جب تک اجازت نہ دی جائے تمہیں |
| وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا | اور اگر کہا جائے تم سے کہ لوٹ جاؤ |
| فَارْجِعُوا | تو لوٹ جاؤ |
| هُوَ أَزْكَى لَكُمْ | یہ زیادہ پاکیزہ ہے تمہارے لیے |
| وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿۲۸﴾ | اور اللہ اُسے جو تم کر رہے ہو خوب جاننے والا ہے۔ |
| لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ | اور تم پر کوئی گناہ نہیں |

| | |
|---|---|
| اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ | کہ تم داخل ہو ایسے گھر میں جہاں کوئی نہیں رہتا |
| فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ | اور اُس میں کوئی فائدے کا سامان ہے تمہارے لیے |
| وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۴﴾ | اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔ |

معاشرے کو پاکیزہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ لوگوں کے دوسروں کے گھروں میں بے تکلف آنے جانے پر اور اجنبی عورتوں اور مردوں کے آزادانہ اختلاط پر پابندی لگائی جائے۔ اس مقصد کے لیے ان آیات میں کسی کے گھر میں داخل ہونے کے حوالے سے حسب ذیل تعلیمات دی جا رہی ہیں:

i- کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے دستک دی جائے اور جب پوچھا جائے کہ کون ہے؟ تو اپنا تعارف کرایا جائے اور داخلہ کے لیے رضامندی حاصل کی جائے۔

ii- گھر والوں کے لیے سلام پیش کر کے سلامتی کی دعا کی جائے۔

iii- بغیر کسی کی اجازت کے کسی کے گھر میں داخل نہ ہو جائے۔ ارشاداتِ نبوی ﷺ کے مطابق بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل ہونا ہی نہیں بلکہ جھانکنا بھی منع ہے۔ مزید یہ کہ زیادہ سے زیادہ تین بار اجازت طلب کی جائے۔

iv- اگر صاحبِ خانہ گھر میں داخلہ کے لیے اجازت یا ملاقات کے لیے وقت نہ دیں تو بغیر کسی ناراضگی کے واپسی اختیار کی جائے۔

v- ایسے کسی گھر میں داخلہ کی اجازت ہے جہاں کسی کی رہائش نہ ہو اور وہاں کسی ضرورت کی فراہمی کا انتظام ہو جیسے ہوٹل، مسافر خانے، ہسپتال، مختلف محکمہ جات کے دفاتر، کاروباری و تجارتی مراکز، کارخانے، رفاہ عام کے مراکز وغیرہ۔

آیات ۳۰ تا ۳۱

گھر کے اندر پردے کے لیے ہدایات

| | |
|---|--|
| قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَعْضُوْنَ مِنْ اَبْصَارِهِمْ | اے نبی! حکم دیجئے مومنوں کو کہ وہ نیچی رکھیں اپنی نگاہیں |
|---|--|

| | |
|--|--|
| وَيَحْفَظُوا أْفُرُوجَهُمْ | اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی |
| ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ | یہ بہت پاکیزہ ہے اُن کے لیے |
| إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿۱۰﴾ | بے شک اللہ خوب جانتا ہے اُسے جو وہ کر رہے ہیں۔ |
| وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ | اور حکم دیجئے مومن عورتوں کو کہ وہ نیچی رکھیں اپنی نگاہیں |
| وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ | اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی |
| وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا | اور نہ ظاہر کریں اپنی زیب و زینت سوائے اُس کے جو از خود ظاہر ہو اُس میں سے |
| وَلْيُضْرِبْنَ بِخُرُجِهِنَّ عَلَى خُيُوبِهِنَّ | اور چاہیے کہ ڈالے رہیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر |
| وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ | اور نہ ظاہر کریں اپنی زیب و زینت |
| إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ | سوائے اپنے شوہروں کے لیے |
| أَوْ آبَائِهِنَّ | یا اپنے باپ دادا کے لیے |
| أَوْ أَبَاءَ بُعُولَتِهِنَّ | یا اپنے شوہروں کے باپ دادا کے لیے |
| أَوْ أَبْنَاءِ هُنَّ | یا اپنے بیٹوں کے لیے |
| أَوْ أَبْنَاءَ بُعُولَتِهِنَّ | یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے لیے |
| أَوْ إِخْوَانِهِنَّ | یا اپنے بھائیوں کے لیے |

| | |
|---|---|
| اَوْ بَنِي اِخْوَانِهِنَّ | یا اپنے بھتیجیوں کے لیے |
| اَوْ بَنِي اَخَوَاتِهِنَّ | یا اپنے بھانجیوں کے لیے |
| اَوْ نِسَائِهِنَّ | اپنی جان پہچان کی عورتوں کے لیے |
| اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ | یا اپنی کنیزوں کے لیے |
| اَوِ النَّبِيِّنَ غَيْرِ اُولَى الْاَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ | یا اُن خدمت گاروں کے لیے جو نہیں حاجت رکھتے نکاح کی مردوں میں سے |
| اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَتِ النِّسَاءِ | یا اُن بچوں کے لیے جو واقف نہیں ہوئے عورتوں کے پوشیدہ نسوانی معاملات سے |
| وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ | اور وہ نہ ماریں اپنے پاؤں زور سے (زمین پر) |
| لِيَعْلَمَ مَا يَخْفَيْنَ مِنْ زَيْتِهِنَّ | کہیں ظاہر ہو جائے وہ جو انہوں نے چھپا رکھا ہے اپنی زیب و زینت میں سے |
| وَتُوبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا اَيُّهُ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ | اور توبہ کرو اللہ کے حضور سب مل کر اے مومنو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ |

ان آیات میں گھر کے اندر پردہ کے حوالے سے حسب ذیل ہدایت دی گئیں:

i- مرد اور خواتین نگاہوں کی حفاظت کریں۔ نامحرم پر نگاہ ڈالنا تو گناہ ہے ہی، بالغ ہونے کے بعد بالغ محرموں پر بھی نگاہ ڈالنے سے اجتناب کیا جائے۔

ii- مرد اور خواتین اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور ایسا لباس پہنیں جو دبیز ہو، ڈھیلا ڈھالا ہو اور ستر کو پوری طرح سے ڈھانپ لے (مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے اور خاتون کے ستر میں چہرہ کی ٹکلیہ، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے علاوہ پورا جسم شامل ہے)۔

iii- خواتین شعوری طور پر اپنی زیب و زینت ظاہر نہ کریں سوائے اُس زینت کے جو از خود ظاہر ہو۔

iv- خواتین اضافی چادر (خمار) کے ذریعہ اپنے سینہ کے ابھار کو چھپالیں۔

v- خواتین شوہر اور محرم مردوں کے سوا کسی کے سامنے اپنی زیب و زینت یعنی چہرہ نہ کھولیں۔ محرم مرد وہ ہیں جن سے ایک خاتون کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔

vi- خواتین چلتے ہوئے قدم زور سے زمین پر نہ ماریں تاکہ اُن کی مخفی زینت (زیورات کی جھنکار) وغیرہ ظاہر نہ ہو۔ اسی حکم کے ذیل میں عورتوں کا خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنا اور بلا ضرورت اپنی آواز نا محرم مردوں کو سنانا بھی ممنوع ہے۔

vii- مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کے حوالے سے کوتاہی پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلسل استغفار اور توبہ کی جائے۔

آیات ۳۲ تا ۳۴

بے نکاحوں کا نکاح کر دو

| | |
|--|---|
| اور نکاح کر دیا کرو اُن کا جو بے نکاح مرد اور عورتیں ہوں تم میں سے | وَ أَتَّكِحُوا الْاَيَاْمِي مِنْكُمْ |
| اور اُن کا جو نیک ہوں تمہارے غلام اور کنیزوں میں سے | وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ |
| اگر وہ تنگ دست ہیں غنی کر دے گا انہیں اللہ اپنے فضل میں سے | اِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ |
| اور اللہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ | وَاللّٰهُ وَاَسْعٰ عَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ |

| | |
|---|--|
| وَلَيْسَتَعْفِیَ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا | اور چاہیے کہ پاک دامن رہیں وہ لوگ جو نہیں پاتے نکاح کے اسباب |
| حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ | یہاں تک کہ غنی کر دے انہیں اللہ اپنے فضل سے |
| وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ | اور جو چاہتے ہیں آزادی کی تحریر تمہارے غلاموں اور کنیروں میں سے |
| فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا | تو تحریر دے دو انہیں اگر تم جانتے ہو ان میں بھلائی |
| وَأَتَوْهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ | اور دو انہیں اللہ کے مال میں سے جو اُس نے دیا ہے تمہیں |
| وَلَا تُكْرِهُوا فَتَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ | اور مجبور نہ کرو اپنی کنیروں کو بدکاری پر |
| إِنْ أَرَدَنْ تَحْصِنًا | اگر وہ رہنا چاہتی ہیں پاکیزہ |
| لَتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا | تاکہ تم کماء سامان دنیا کی زندگی کا |
| وَمَنْ يُكْرِهْنَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۳۲ | اور جو مجبور کرے گا انہیں تو بے شک اللہ ان کو مجبور کرنے کے بعد بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔ |
| وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ | اور یقیناً ہم نے نازل کر دی ہیں تمہاری طرف واضح کرنے والی آیات |
| وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ | اور مثال اُن لوگوں کی جو گزرے ہیں تم سے پہلے |
| وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝۳۳ | اور جو نصیحت ہے پر ہیزگاروں کے لیے۔ |

یہ آیات حکم دے رہی ہیں کہ بے نکاحوں کا نکاح کر دیا جائے خواہ وہ آزاد ہوں یا نیک چلن غلام و کنیز۔ نکاح انسان کی عصمت کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ بکثرت لوگوں کے بے نکاح رہنے سے اجتماعی ماحول میں ایک غیر محسوس شہوانیت ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اسی شہوانیت کی بدولت لوگوں کی آنکھیں، کان، زبانیں اور دل کسی بھی فتنے میں پڑ سکتے ہیں۔ جذبات کی تسکین کا جائز راستہ یعنی نکاح انسان کو گناہ کی طرف جانے سے روک دیتا ہے۔ البتہ اگر آزاد مرد کے پاس نکاح کے لیے یا شادی کے بعد گھر کے اخراجات کے حوالے سے تنگدستی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشحالی آنے تک انتظار کر سکتا ہے۔ نیک غلام یا کنیز اگر اپنی قیمت ادا کرنے کے وعدہ پر آزادی چاہیں تو نہ صرف انہیں آزاد کر دیا جائے بلکہ ان کی مالی مدد بھی کی جائے۔ کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کیا جائے۔ جو زبردستی انہیں مجبور کرے گا تو گناہ زبردستی کرنے والے پر ہو گا نہ کہ کنیز پر۔ گویا زنا بالجبر کی صورت میں خاتون پر حد جاری نہ کی جائے گی۔ مذکورہ بالا ہدایات انتہائی واضح اور ایسے لوگوں کے دلوں میں رقت و گداز پیدا کرنے والی ہیں جو واقعی اللہ تعالیٰ کی رضا کے طلب گار اور پرہیز گار ہیں۔

آیت ۳۵

نورِ ایمان کے لیے تمثیل

| | |
|--|---|
| اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا | اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ |
| ثال اُس کے نور کی ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں ہو ایک چراغ | مِثْلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ |
| وہ چراغ ہے شیشہ کی ایک قندیل میں | الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ |
| اور قندیل ایسے ہے جیسے چمکتا ہو استارہ | الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ |
| وہ چراغ جلایا جاتا ہے ایک بابرکت درخت (کے روغن سے) | يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ |

| | |
|--|---|
| زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ | یعنی زیتون کے درخت سے جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی |
| يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ | قریب ہے اُس کا روغن روشن ہو جائے اگرچہ اُس کو نہ چھوئے آگ |
| نُورٌ عَلَى نُورٍ | یہ نور پر نور ہے |
| يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ | ہدایت دیتا ہے اللہ اپنے نور کی جس کو چاہتا ہے |
| وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ | اور بیان فرماتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کے لیے |
| وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۳۵﴾ | اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ |

اس آیت میں بندہ مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ پر ایمان کو ایک تمثیل سے واضح کیا گیا ہے۔ نورِ ایمان اسی طرح سے ہے جیسے الماری میں رکھی ایک قندیل جس میں ایک چراغ روشن ہے۔ چراغ کو خالص روغنِ زیتون سے روشن کیا گیا ہے۔ زیتون کا روغن ایسے درخت سے لیا گیا ہے جو باغ کے بالکل وسط میں ہونے کی وجہ سے سورج کی تمازت سارا دن جذب کرتا ہو۔ اس سے اُس کے روغن میں جلادینے کی صلاحیت اس قدر تیز ہے کہ وہ دور ہی سے آگ کو پکڑ لے۔ اسی طرح جس شخص کی فطرت کا روغن آلودگی اور تعصبات سے پاک ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی وحی کی دعوت کو فوراً قبول کرتا ہے۔ نورِ فطرت اور نورِ وحی مل کر نورِ ایمان بن جاتے ہیں جس سے اُس شخص کا دل جگمگا اٹھتا ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو فوراً قبول کرنا اس حقیقت کی درخشاں مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں کو نورِ ایمان سے منور فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۶ تا ۳۸

نورِ ایمان کے ثمرات

| | |
|--|---|
| فِي بُيُوتٍ اِذْنُ اللَّهِ اَنْ تُرْفَعَ | اور اُن گھروں میں کہ جن کے بارے میں حکم دیا ہے اللہ |
|--|---|

| | |
|---|--|
| وَيَذْكُرُ فِيهَا اسْمَهُ | نے کہ انہیں بلند کیا جائے |
| يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝۳۱ | اور ذکر کیا جائے اُن میں اُس کے نام کا تسبیح کرتے ہیں اللہ کی اُن میں صبح اور شام۔ |
| رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ | وہ جواں مرد، کہ نہیں غافل کرتی انہیں تجارت اور نہ ہی فوری لین دین |
| عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ | اللہ کے ذکر سے |
| وَأَقَامِ الصَّلَاةَ | اور نماز قائم کرنے سے |
| وَأِيتَاءِ الزَّكَاةَ | اور زکوٰۃ دینے سے |
| يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝۳۲ | وہ ڈرتے رہتے ہیں اُس دن کے احساس سے جس روز کہ الٹ دیے جائیں گے دل اور نگاہیں۔ |
| لِيَجْزِيَهمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا | تاکہ بدلہ دے اللہ انہیں بہت ہی عمدہ اُس عمل کا جو انہوں نے کیا |
| وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ | اور مزید دے انہیں اپنے فضل میں سے |
| وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۳ | اور اللہ رزق عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے بے حساب۔ |

جن لوگوں کا باطن نورِ ایمان سے منور ہو چکا ہو یہ آیات اُن کی کیفیات و ظائف اس طرح بیان کر رہی ہیں:

i- وہ مسجدوں سے محبت کرتے ہیں اور صبح و شام اُن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ مفتی محمد شفیع نے معارف القرآن میں آیت ۳۶ کی تفسیر میں امام قرطبی کے حوالے سے یہ ارشادِ نبوی ﷺ تحریر فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا چاہتا ہے اُسے چاہئے کہ مجھ سے محبت کرے اور جو مجھ سے محبت رکھنا چاہے اُسے چاہئے کہ میرے صحابہ سے محبت کرے اور جو صحابہ سے محبت رکھنا چاہے اُسے چاہئے کہ قرآن سے محبت کرے اور جو قرآن سے محبت رکھنا چاہے اُسے چاہئے کہ مسجدوں سے محبت کرے کیونکہ وہ اللہ کے گھر ہیں، اللہ نے اُن کی تعظیم کا حکم دیا ہے اور اُن میں برکت رکھی ہے وہ بھی بابرکت ہیں اور اُن کے رہنے والے بھی بابرکت۔ وہ بھی اللہ کی حفاظت میں ہیں اور اُن کے رہنے والے بھی حفاظت میں۔ جو لوگ اپنی نمازوں میں مشغول ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے کام بناتے اور حاجتیں پوری کرتے ہیں۔ وہ مسجدوں میں ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے پیچھے اُن کی چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں۔"

ii- اُن کی تجارت یا وقتی کاروباری سرگرمیاں اُنہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتے۔
iii- وہ قیامت کے احساس اور اُس دن ہونے والے حساب کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ بشارت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں اُن کے اعمال کا نہ صرف بہترین بدلہ عطا فرمائے گا بلکہ اپنے فضل سے مزید بھی نوازے گا۔

آیت ۳۹

بے روح اعمال کے لیے تمثیل

| | |
|-----------------------------------|---|
| وَالَّذِينَ كَفَرُوا | اور جن لوگوں نے کفر کیا |
| أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ | اُن کے اعمال سراب کی طرح ہیں کسی چٹیل میدان میں |
| يَحْسَبُهُ الظَّمَانُ مَاءً | سمجھتا ہے اُسے ایک شدید پیاسا، پانی |
| حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ | یہاں تک کہ جب وہ آیا اُس کے پاس |
| لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا | نہیں پایا اُسے کچھ بھی |
| وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ | اور اُس نے پایا اللہ کو اُس کے پاس |

| | |
|----------------------------------|--|
| فَوَفَّيْتُهُ حِسَابَهُ | پھر اللہ نے پورا پورا چکا دیا اُسے اُس کا حساب |
| وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝۳۹ | اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ |

یہ آیت ایسے لوگوں کے اعمال کی حقیقت ظاہر کر رہی ہے جو ریاکاری کرتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے کچھ احکامات پر عمل کرتے ہیں اور کچھ کو جان بوجھ کر نظر انداز کرتے ہیں یا جن کے دلوں میں ایمان کے بجائے منافقت کی بیماری ہوتی ہے یا وہ بد نصیب کافر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بظاہر نیک اعمال سراب کی مانند ہیں۔ سراب دیکھنے میں پانی لگتا ہے لیکن حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ انہوں نے اپنے اعمال سے اچھے اجر کی امیدیں وابستہ کر لی ہیں لیکن روزِ قیامت انہیں ان اعمال کا اجر نہیں بلکہ جہنم کا عذاب ملے گا۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"قیامت والے دن جن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا، ان میں ایک وہ آدمی ہو گا جو شہید ہو گیا تھا، پس اسے (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا، وہ انہیں پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، میں نے تیری راہ میں جہاد کیا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے جھوٹ کہا، تو تو اس لیے لڑا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے، پس تجھے (دنیا میں) بہادر کہہ لیا گیا۔ پس اُس کی بابت حکم دیا جائے گا تو اُسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور دوسرا وہ شخص ہو گا جس نے (دین کا) علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا اور قرآن پڑھا، پس اُس کو پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا، وہ انہیں پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا، تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا، میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لیے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے جھوٹ کہا، تو نے تو علم اس لیے حاصل کیا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ تجھے قاری کہا جائے۔ پس تحقیق تجھے (دنیا میں) ایسا کہہ لیا گیا اور اس کی بابت حکم دیا جائے گا، پس اُسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور (تیسرا) وہ شخص ہو گا، جس کو اللہ نے کشادگی عطا فرمائی تھی اور اُسے مختلف قسم کے مال سے نوازا تھا، پس اُسے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا، وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے

گا، میں نے کوئی ایسا راستہ جس میں خرچ کیے جانے کو تو پسند کرتا تھا، نہیں چھوڑا، مگر اس میں تیری خاطر ضرور خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے جھوٹ کہا، تو نے تو یہ اس لیے کیا کہ کہا جائے کہ تو بڑا سخی ہے۔ پس تحقیق تجھے (دنیا میں ایسا) کہہ لیا گیا اور اُس کی بابت حکم دیا جائے گا، پس اُسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا"۔ (مسلم)

آیت ۴۰

ایمان اور عمل دونوں سے محروم کے لیے تمثیل

| | |
|--|--|
| یَا اُنْدَهِیْرُوں کی مانند جو ہوتے ہیں گہرے سمندر میں | اَوْ كَظَلَّتْ فِي بَحْرٍ |
| چھار ہی ہے اُس پر موج | اَلْجَبِّ یَغْشَاهُ مَوْجٌ |
| اُس کے اوپر ایک اور موج | مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ |
| اُس کے اوپر بادل | مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ |
| اندھیرے ہیں ایک دوسرے کے اوپر | ظَلَّتْ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ |
| جب وہ نکالتا ہے اپنا ہاتھ تو نہیں دیکھ پاتا اُسے | اِذَا اَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكِدْ يَرَهَا |
| اور جس کے لیے نہ بنائے اللہ نور | وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا |
| تو نہیں ہے اُس کے لیے کوئی نور | فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرِ ۝۴۰ |

اس آیت میں اُن بد نصیبوں کے لیے گھٹا ٹوپ اندھیروں کی مثال دی گئی جو ایمان اور عمل دونوں سے محروم ہوتے ہیں۔ یہ اندھیرے سمندر کی گہرائی میں اُس وقت اپنی انتہا پر ہوتے ہیں جب سمندر میں طوفان برپا ہو موج پر موج آرہی ہو اور آسمان پر بادل ہوں تاکہ سورج، چاند یا ستاروں کی روشنی بھی میسر نہ آسکے۔ ان اندھیروں میں ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا۔ بلاشبہ جسے اللہ

تعالیٰ ہی نور سے محروم رکھے، وہ اندھیروں میں بھٹکتا رہے گا اور اُسے کہیں سے بھی نور نہیں مل سکے گا۔ اس آیت کی تفسیر میں مولانا مودودی لکھتے ہیں:

"یہاں پہنچ کر وہ اصل مدعا کھول دیا گیا ہے جس کی تمہید اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے مضمون سے اٹھائی گئی تھی۔ جب کائنات میں کوئی نور درحقیقت اللہ کے نور کے سوا نہیں ہے، اور سارا ظہور حقائق اُسی نور کی بدولت ہو رہا ہے، تو جو شخص اللہ سے نور نہ پائے وہ اگر کامل تاریکی میں مبتلا نہ ہو گا تو اور کیا ہو گا۔ کہیں اور تو روشنی موجود ہی نہیں ہے کہ اس سے ایک کرن بھی وہ پاسکے۔" اللہ تعالیٰ ہمیں اندھیروں سے بچائے اور نور ہی نور عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۱ تا ۴۲

اللہ تعالیٰ کی عظمت کا بیان

| | |
|---|---|
| اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ | کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی ہے، تسبیح کرتی ہے جس کی ہر وہ شے جو آسمانوں اور زمین میں ہے |
| وَالطَّيْرُ صَافًّیٰ | اور پرندے بھی پر پھیلانے ہوئے |
| كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ | ہر ایک جانتا ہے اپنی دعا اور اپنی تسبیح |
| وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ | اور اللہ خوب جاننے والا ہے اُسے جو وہ کرتے رہتے ہیں۔ |
| وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ | اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت |
| وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ | اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ |

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کے کئی مظاہر بیان کیے گئے ہیں:

i- کائنات کی ہر شے زبانِ حال اور زبانِ قال سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے۔

ii- اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات خاص طور پر اڑتے ہوئے پرندوں کو بھی اپنی تسبیح اور ذکر کرنے کا طریقہ سکھار کھا ہے

iii- اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر مخلوق کس وقت کیا کر رہی ہے۔

iv- کائنات میں کل اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

v- تمام انسانوں اور جنات کو آخر کار اللہ تعالیٰ ہی کی عدالت میں اپنے اعمال کی جوابدہی کے لیے پیش ہونا ہے۔

آیات ۴۳ تا ۴۶

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان

| | |
|--|---|
| الَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزِيْجُ سَحَابًا | کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ چلاتا ہے بادل کو |
| ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ | پھر ملا دیتا ہے اُس کو آپس میں |
| ثُمَّ يَجْعَلُ رُكَاٰمًا | پھر کر دیتا ہے اُس کو تہہ بہ تہہ |
| فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ | پھر تم دیکھتے ہو بارش کو کہ نکلتی ہے اُس کے درمیان سے |
| وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ | اور نازل کرتا ہے آسمان سے پہاڑوں کی طرح کے اولے |
| فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَّشَاءُ | پس وہ برساتا ہے اُسے جس پر چاہتا ہے |
| وَيَصْرِفُهُ عَنِ مَّنْ يَّشَاءُ | اور پھیر دیتا ہے اُسے جس سے چاہتا ہے |
| يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ | قریب ہے کہ اُس کی بجلی کی چمک لے جائے آنکھوں کی بینائی۔ |
| يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ | بدلتا رہتا ہے اللہ رات اور دن |

| | |
|---|---|
| بے شک اس میں یقیناً عبرت کا سامان ہے دیکھنے والوں کے لیے۔ | إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝۳۳ |
| اور اللہ نے بنایا ہر جان دار کو پانی سے | وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّنْ مَّاءٍ |
| اُن میں سے کوئی رینگتا ہے اپنے پیٹ پر | فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّشْهِي عَلَى بَطْنِهِ |
| اور اُن میں سے کوئی چلتا ہے دو پاؤں پر | وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّشْهِي عَلَى رِجْلَيْنِ |
| اور اُن میں سے کوئی چلتا ہے چار پاؤں پر | وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّشْهِي عَلَى أَرْبَعٍ |
| پیدا فرماتا ہے اللہ جو چاہتا ہے | يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ |
| بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ | إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۳۴ |
| یقیناً ہم نے نازل کر دی ہیں واضح کرنے والی آیات | لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ |
| اور اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف۔ | وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۳۵ |

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے چند مظاہر بیان کر رہی ہیں:

- i- اللہ تعالیٰ ہی بادلوں کو اٹھاتا نہیں باہم ملاتا اور اُن سے بارش برساتا ہے۔
- ii- اللہ تعالیٰ ہی آسمان سے اولے برساتا ہے۔ وہ ان اولوں سے کسی کی کھیتی کو محفوظ رکھتا ہے اور کسی کی کھیتی کو برباد کر دیتا ہے۔
- iii- اللہ تعالیٰ بادلوں کو ٹکرا کر بجلیاں پیدا کرتا ہے جن کی چمک انسانوں کو بینائی سے محروم کر سکتی ہیں۔
- iv- اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کی مخلوقات پانی سے بنائیں ہیں جن میں کچھ رینگتی ہیں کچھ دو پاؤں پر چلتی ہیں اور کچھ چار پاؤں پر۔ وہ جو چاہتا ہے سو بناتا ہے۔

بلاشبہ مذکورہ بالا مظاہر قدرت میں بندوں کے لیے سبق آموزی، معرفتِ ربانی کے حصول کا سامان اور سیدھے راستہ پر چلنے کی رہنمائی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستہ پر چلنے کی ہدایت عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۷ تا ۵۰

مناقضاتہ طرزِ عمل

| | |
|--|--|
| وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا | اور وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور رسولؐ پر |
| ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٤﴾ | اور پھر رخ پھیر لیتا ہے ایک گروہ اُن میں سے اس کے بعد اور نہیں ہیں ایسے لوگ مومن۔ |
| وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ | اور جب بلایا جاتا ہے انہیں اللہ اور اُس کے رسولؐ کی طرف |
| إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْضُونَ ﴿٣٥﴾ | تاکہ رسولؐ فیصلہ کریں اُن کے درمیان |
| وَأِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ | تب ایک فریق اُن میں سے ہوتا ہے اعراض کرنے والا۔ |
| يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٣٦﴾ | اور اگر ہو اُن کے حق میں فیصلہ |
| أَفِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ | تو چلے آتے ہیں اُس کی طرف بڑے فرمانبردار بن کر۔ |
| | کیا اُن کے دلوں میں کوئی بیماری ہے۔ |

| | |
|--|--|
| یا وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں | أَمْ أَرْتَابُوا |
| یا وہ ڈرتے ہیں کہ ظلم کرے گا اللہ اُن پر اور اُس کا رسول | أَمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحْجِفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ |
| بلکہ وہی لوگ ظالم ہیں | بَلْ أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۵﴾ |

یہ آیات منافقین کا طرزِ عمل واضح کر رہی ہیں۔ منافقین دعویٰ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان کا لیکن عملی زندگی میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے گریز کرتے ہیں۔ وہ شریعت پر عمل اور اُس کا نفاذ پسند نہیں کرتے۔ البتہ اگر شریعت کے مطابق فیصلوں سے اپنے حق میں کوئی فائدہ ملنے کا امکان نظر آئے تو فوراً انہیں قبول کر لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن کے دل ایمان سے محروم ہیں، یا انہیں اسلامی تعلیمات کے حوالے سے شکوک و شبہات ہیں اور یا وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کو خلافِ عدل سمجھتے ہیں۔ اس طرح کے خیالات رکھ کر جو شخص مسلمانوں میں شامل ہوتا ہے، وہ بہت بڑا دغا باز اور ظالم ہے۔ وہ خود تو مسلم معاشرے کا ایک رکن بن کر مختلف قسم کے فائدے حاصل کرتا ہے لیکن اپنے طرزِ عمل کی وجہ سے معاشرے کے نظم و ضبط کو کمزور کرتا ہے، غلط رجحانات کو تقویت دیتا ہے، مخلص مومنوں کو دکھ دیتا ہے اور اُن کی ہمتیں اور حوصلے پست کرتا ہے۔

آیات ۵۱ تا ۵۲

مومنانہ طرزِ عمل

| | |
|--|---|
| اور یقیناً مومنوں کی بات تو یہ ہوتی ہے کہ جب انہیں بلایا جاتا ہے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف | إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ |
| تاکہ رسول اُن کے درمیان فیصلہ کریں | لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ |
| وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی | أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا |

| | |
|---------------------------------------|--|
| وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۵۱﴾ | اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ |
| وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ | اور جو اطاعت کرتا ہے اللہ اور اُس کے رسول کی |
| وَيَخْشِ اللَّهَ | اور ڈرتا رہتا ہے اللہ سے |
| وَيَتَّقِهِ | اور بچتا رہتا ہے اُس کی نافرمانی سے |
| فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۵۲﴾ | پس یہی لوگ منزلِ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ |

ان آیات میں مومنوں کے طرزِ عمل کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ مومن وہی ہیں کہ جب شریعت کے مطابق فیصلہ کی طرف بلایا جائے تو فوراً سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا (ہم نے سنا اور قبول کیا) کہتے ہوئے حاضر ہو جاتے ہیں۔ وہ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اُس کی نافرمانی سے پرہیز کرتے ہیں۔ ایسے خوش نصیب نہ صرف کامیاب بلکہ کامیابی کے بلند درجات پر پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیت ۵۳

جھوٹی قسمیں مت کھاؤ

| | |
|---|---|
| وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ | اور وہ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی بڑی تاکید کے ساتھ |
| لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لِيَخْرُجْنَ | اے نبی! اگر آپ حکم دیں انہیں وہ ضرور نکلیں گے (اللہ کی راہ میں) |
| قُلْ لَا تَقْسِمُوا | فرمائیے مت کھاؤ قسمیں |
| طَاعَةً مَّعْرُوفَةً ۖ | بھلے طریقہ پر اطاعت کافی ہے |

إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۵۲﴾

بے شک اللہ خوب واقف ہے اُس سے جو تم کر رہے ہو۔

منافقین گھر کے آسائش و آرام کو چھوڑ کر دعوتِ دین یا جہاد و قتال کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے سے گریز کرتے ہیں۔ البتہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جب بھی اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا تو وہ نکل کھڑے ہوں گے۔ اس آیت میں اُن سے کہا گیا کہ قسمیں کھانے کے بجائے مخلص اہل ایمان کی طرح اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ قسمیں وہی کھاتا ہے جس کی وفاداری پر اعتماد مجروح ہو چکا ہو۔ اگر قسمیں کھا کر تم لوگوں کو اپنی وفاداری کا یقین دلا بھی دو، تب بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہاری فریب کاریاں کسی کام نہیں آسکتیں۔ وہ تمہاری تمام ظاہری اور باطن خباثتوں سے پوری طرح باخبر ہے۔ وہ کسی وقت بھی تمہاری عیاری اور نفاق کا پردہ چاک کر سکتا ہے۔

آیت ۵۴

رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری صرف حق پہنچادینا ہے

| | |
|--|--|
| قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ | اے نبی! فرمائیے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی |
| فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكُمْ مَآ حِثْلَ | پھر اگر تم نے رخ پھیر لیا تو رسول کے ذمہ اتنا ہی ہے جو اُن پر لازم کیا گیا |
| وَعَلَيْكُمْ مَآ حِثْلْتُمْ | اور تمہارے ذمہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا |
| وَإِنْ تُطِيعُوهُ | اور اگر تم اطاعت کرو گے اُن کی |
| تَهْتَدُوا | تو ہدایت پا جاؤ گے |
| وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۵۴﴾ | اور نہیں ہے رسول کے ذمہ مگر صاف صاف پہنچادینا۔ |

اس آیت میں حکم دیا گیا کہ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو رسول ﷺ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور تمہاری نافرمانی کی سزا تم ہی کو ملے گی۔ البتہ اگر تم رسول ﷺ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔ ایک ارشادِ نبوی ﷺ کے مطابق خدمتِ دین کے مشن میں اپنے امیر کی اطاعت کا حکم بھی اسی طرح دیا گیا ہے جیسے اس آیت میں رسول ﷺ کی اطاعت کا۔ یہ اصول ہمیشہ پیشِ نظر رہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی امیر کی اطاعت صرف اُس وقت ہوگی جب اُس کا حکم خلافِ شریعت نہ ہو:

سَأَلَ سَلْمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أَمْرٌ يُسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَنْعَوُنَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ۔ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ۔ ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ۔ وَقَالَ: اسْمِعُوا وَأَطِيعُوا۔ فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حَبِلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حَبِلْتُمْ۔ (مسلم)

سیدنا سلمہ بن یزید جعفیؓ نے اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کیا رہنمائی فرماتے ہیں ایسی صورت کے لیے کہ ہمارے امیر ہم سے اپنے حقوق کا تقاضا کریں لیکن بذاتِ خود ہمارے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں پوری نہ کریں۔ آپ ﷺ نے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔ اُن صحابیؓ نے دوبارہ پوچھا۔ آپ ﷺ نے پھر جواب نہ دیا۔ اُنہوں نے تیسری بار پوچھا تو سیدنا اشعث بن قیسؓ نے اُنہیں کہنی ماری (یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اللہ کے رسول ﷺ اس سوال کو پسند نہیں فرما رہے)۔ اس بار آپ ﷺ نے جواب دیا کہ "اُن کے احکامات سنو اور مانو کیونکہ اُن پر جوابدہی ان کے اپنے فرائض کی ہوگی اور تم پر جوابدہی تمہارے فرائض کی ہے۔"

آیات ۵۵ تا ۵۷

نظامِ خلافت آکر رہے گا

| | |
|--|---|
| وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ | وعدہ فرمایا ہے اللہ نے اُن سے جو ایمان لائے تم میں سے اور عمل کرتے رہے اچھے |
|--|---|

| | |
|---|--|
| وہ ضرور خلافت دے گا انہیں زمین میں | لَيْسَتْ خَلْفَتُهُمْ فِي الْأَرْضِ |
| جس طرح اُس نے خلیفہ بنایا انہیں جو ان سے پہلے تھے | كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ |
| اور ضرور غالب کر دے گا ان کے لیے ان کے اس دین کو جو اُس نے پسند کیا ان کے لیے | وَلَيُبَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ |
| اور ضرور بدل دے گا ان کے لیے خوف کی حالت کو امن میں | وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا |
| وہ میری ہی عبادت کریں گے | يَعْبُدُونَنِي |
| نہیں شریک کریں گے میرے ساتھ کسی کو | لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا |
| اور جو ناشکری کرے گا اس کے بعد | وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ |
| تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔ | فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۵۵﴾ |
| اور قائم کرو نماز | وَاقِيمُوا الصَّلٰوةَ |
| اور دو زکوٰۃ | وَاتُوا الزَّكٰوةَ |
| اور اطاعت کرو رسول کی | وَاطِيعُوا الرَّسُولَ |
| تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ | لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۵۶﴾ |
| ہر گز نہ سمجھنا ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا کہ وہ بے بس کرنے والے ہیں (اللہ کو) زمین میں | لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ |
| اُن کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے | وَمَا لَهُمْ النَّارُ |

وَلَبِئْسَ الْبَصِيرُ ﴿۵۷﴾

اور وہ یقیناً بہت بری ہے لوٹنے کی جگہ۔

ان آیات میں بشارت دی گئی کہ اگر مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق ایمان اور اعمالِ صالحہ کا حق ادا کر دیں تو:

i- اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں خلافت عطا فرمائے گا۔

ii- اللہ تعالیٰ دینِ اسلام کو سر بلندی اور غلبہ عطا فرمادے گا۔

iii- اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔ اب لوگ واقعی اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی زندگی کے انفرادی و اجتماعی ہر معاملہ میں اُس کی اطاعت کر سکیں گے۔ گویا نظامِ خلافت کے قیام کے بغیر ہماری عبادت ناقص ہے۔

صحابہ کرام کو یہ بشارتیں سن ۶ھ میں دی گئیں۔ انہوں نے ایمان اور اعمالِ صالحہ کا حق ادا کیا اور دو سال بعد ۸ھ میں فتح مکہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا وعدے پورے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت ان شاء اللہ ایک بار پھر پوری ہونے والی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَكُونُ النَّبُوءَةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَىٰ مِنْهَاجِ النَّبُوءَةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاصًا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَىٰ مِنْهَاجِ النَّبُوءَةِ ثُمَّ سَكَتَ (مسند احمد)

سیدنا نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "(اے مسلمانو!) نبوت تمہارے درمیان رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ (یعنی نبی کریم ﷺ کی بنفس نفیس موجودگی) پھر نبوت کے طریقہ پر خلافت کا دور آئے گا، یہ دور بھی اُس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر اُسے اٹھالے گا۔ پھر کاٹ کھانے والی بادشاہت ہوگی جو اُس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اسے بھی ختم کر دے گا۔ پھر مجبوری کا دور حکومت ہوگا جو اُس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا پھر اسے بھی ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے طریقے پر خلافت کا دور آئے گا"۔ پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

البتہ جو لوگ ایمان اور عمل صالح کی طرف توجہ نہ دیں تو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی نظر میں فاسق ہیں۔ اعمالِ صالحہ سے مراد یہ ہے کہ نماز قائم کی جائے زکوٰۃ دی جائے اور زندگی کے جملہ معاملات میں اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کی جائے۔ بلاشبہ کافر و فاسق طور پر زمین پر دندنار ہے ہوتے ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ وہ انہیں تباہ و برباد کر دے گا اور اپنے بندوں کو زمین کی خلافت ضرور عطا فرمائے گا۔ بقول اقبال

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیما پا ہو جائے گی
پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود
پھر جہیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
شب گریزاں ہو گی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے

آیات ۵۸ تا ۵۹

گھر کے اندر پردے کے لیے احکامات

| | |
|---|--|
| اے ایمان والو!... چاہیے کہ اجازت لیں تم سے وہ جو تمہارے غلام اور کنیریں ہیں | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ |
| اور وہ جو ابھی نہیں پہنچے بلوغت کو تم میں سے | وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ |

| | |
|--|---|
| ثَلَاثَ مَرَّاتٍ | تین بار |
| مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ | فجر کی نماز سے پہلے |
| وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ | اور جس وقت تم اتار دیتے ہو اپنے کپڑے دوپہر کے وقت |
| وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ | اور عشاء کی نماز کے بعد |
| ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ | یہ تین پردے کے اوقات ہیں تمہارے لیے |
| لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ | نہیں ہے تم پر اور نہ اُن پر کوئی گناہ ان اوقات کے بعد |
| طَوُّفُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ | کثرت سے آنے جانے والے ہیں تمہارے پاس تم میں سے بعض بعض کے پاس |
| كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ | اسی طرح واضح فرماتا ہے اللہ تمہارے لیے آیات |
| وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٨﴾ | اور اللہ سب کچھ جاننے والا کمالِ حکمت والا ہے۔ |
| وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ | اور جب پہنچ جائیں تم میں سے بچے بلوغت کو |
| فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ | تو چاہیے کہ وہ اجازت لیا کریں جیسے اجازت لیتے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے کے ہیں |
| كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ | اسی طرح واضح فرماتا ہے اللہ تمہارے لیے اپنی آیات |
| وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٩﴾ | اور اللہ سب کچھ جاننے والا کمالِ حکمت والا ہے۔ |

ان دو آیات میں گھر کے اندر کے پردہ کے دو احکامات دیے گئے:

i- تین اوقات میں بچے اور گھر میں موجود غلام اور کنیزیں صاحبِ خانہ کے خلوت کے کمرہ میں نہ آئیں۔ نمازِ فجر سے قبل نمازِ ظہر کے بعد اور نمازِ عشاء کے بعد۔

ii- چھوٹے بچے دوسروں کے گھروں میں بلا روک ٹوک داخل ہو سکتے ہیں۔ البتہ جب وہ بالغ ہو جائیں تو بغیر صاحبِ خانہ کی اجازت کے گھر میں داخل نہ ہوں۔

آیت ۶۰

بوڑھی خواتین کے لیے پردہ کے حکم میں رعایت

| | |
|---|---|
| وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ | اور بیٹھ رہنے والیاں عورتوں میں سے |
| الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا | جو امید نہیں رکھتیں نکاح کی |
| فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ | نہیں ہے اُن پر کوئی گناہ کہ وہ اتار دیں اپنے اضافی کپڑے |
| غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ | بغیر نمائش کرتے ہوئے اپنی زیب و زینت کی |
| وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ | اور اگر وہ بچی رہیں (اس سے) تو بہتر ہے اُن کے لیے |
| وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾ | اور اللہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ |

ایسی بوڑھی خواتین جن کے اب نکاح کا امکان نہیں ہے کھلے چہرہ کے ساتھ نامحرم مردوں کے سامنے آسکتی ہیں۔ البتہ وہ کسی قسم کی زیب و زینت اور آرائش کا اہتمام نہ کرتے ہوئے یہ رعایت حاصل کر سکتی ہیں۔ ہاں بہتر یہی ہے کہ وہ اس رعایت کو اختیار نہ کریں۔ بلاشبہ جو خواتین بلوغت سے پردہ کا اہتمام کرتی ہیں وہ بڑھاپے میں بھی اس پر کاربند ہوتی ہیں۔ آج بھی بڑی بوڑھیاں پردہ میں ہوتی ہیں لیکن نئی نسل سے تعلق رکھنے والی جوان خواتین، مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگی ہوئی، نیم عریاں لباس میں نظر آتی ہیں۔ بقول اکبر الہ آبادی

میں نے دیکھا ہے کہ فیشن میں الجھ کر اکثر
 تم نے اسلاف کی عزت کے کفن بچ دیے
 نئی تہذیب کی بے روح بہاروں کے عوض
 اپنی تہذیب کے شاداب چمن بچ دیے

آیت ۶۱

دوسروں کے گھروں میں جانے کی اجازت

| | |
|---|---------------------------------------|
| لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ | نہیں ہے اندھے پر کوئی حرج |
| وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ | اور نہ ہی لنگڑے پر کوئی حرج ہے |
| وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ | اور نہ مریض پر کوئی حرج ہے |
| وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ | اور نہ تم پر کہ تم کھاؤ اپنے گھروں سے |
| أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ | یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے |
| أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ | یا اپنی ماؤں کے گھروں سے |
| أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ | یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے |
| أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ | یا اپنی بہنوں کے گھروں سے |
| أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ | یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے |
| أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ | یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے |

| | |
|--|---|
| اَوْ بُيُوتِ اٰخْوَالِكُمْ | یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے |
| اَوْ بُيُوتِ خَلَتِكُمْ | یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے |
| اَوْ مَا مَلَكَتُمْ مِّمَّاتِهَا | یا اُن گھروں سے، تم اختیار رکھتے ہو جن کی کنجیوں کا |
| اَوْ صَدِيقِكُمْ | یا اپنے دوست کے گھروں سے |
| لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَبِيْعًا | نہیں ہے تم پر کوئی گناہ کہ تم کھاؤ سب مل کر |
| اَوْ اَسْتَاتًا | یا جدا جدا ہو کر |
| فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا | اور جب تم داخل ہو کسی گھر میں |
| فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ | تو سلامتی بھیجو اپنوں پر |
| تَحِيَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبْرَكَةٌ طَيِّبَةٌ | ایسی دعا کے ساتھ جو اللہ کی طرف سے برکت والی اور پاکیزہ ہو |
| كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۱۱ | اسی طرح واضح فرماتا ہے اللہ تمہارے لیے آیات تاکہ تم سمجھ جاؤ۔ |

سورہ نور میں جب گھر کے اندر کے پردہ کے احکامات آئے تو صحابہ کرام نے دوسروں کے گھروں میں جانا ہی چھوڑ دیا۔ اس آیت میں انہیں اجازت دی گئی کہ:

i- معذور آدمی کی معذوری سارے معاشرے پر اُس کا حق قائم کر دیتی ہے کہ اُس کی ضروریات پوری کی جائیں۔ لہذا معذور آدمی سہولت فراہم ہونے پر اپنی بھوک رفع کرنے کے لیے ہر گھر اور ہر جگہ سے کھا سکتا ہے۔

ii- تمام مسلمان اپنے رشتہ داروں اور احباب کے گھروں میں جاسکتے ہیں اور وہاں کھانا کھا سکتے ہیں بشرطیکہ محرم اور نامحرم کی تمیز اور پردہ کے احکامات کا خیال رکھا جائے۔

iii- کھانا ایک ہی برتن میں مل کر کھا سکتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ بھی کھا سکتے ہیں۔ اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں ایک ساتھ کھانے کے دوران کھانے میں شریک بھائی کی حق تلفی نہ ہو جائے، ایک ساتھ کھانا ممنوع نہیں۔ اگر نیت حق تلفی کی نہیں تو ایک ساتھ کھا سکتے ہیں۔

iv- کسی بھی گھر میں داخل ہوتے ہوئے گھر والوں کے لیے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سلامتی، برکت اور پاکیزگی عطا فرمائے۔

آیات ۶۲ تا ۶۳ نظم جماعت

| | |
|--|---|
| بے شک مومن تو بس وہی ہیں جو ایمان لے آئے اللہ اور اُس کے رسولؐ پر | إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ |
| اور جب وہ ہوتے ہیں اُن کے ساتھ کسی اجتماعی کام پر | وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ |
| وہ نہیں جاتے جب تک وہ اجازت نہ لے لیں آپؐ سے | لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ |
| اے نبی! بلاشبہ جو اجازت لیتے ہیں آپؐ سے | إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ |
| یہی وہ لوگ ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور اُس کے رسولؐ پر | أُولَئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ |
| تو جب وہ اجازت لیں آپؐ سے اپنے کسی کام کے لیے | فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ |
| تو آپؐ اجازت دیں جسے آپؐ چاہیں اُن میں سے | فَإِذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ |
| اور بخشش مانگیے اُن کے لیے اللہ سے | وَأَسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهُ |

| | |
|--|--|
| بے شک اللہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔ | إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۲۱﴾ |
| اور نہ بنالو رسول کے بلاوے کو آپس میں | لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ |
| جیسے کہ بلاوا ہوتا ہے تم میں سے کسی کا کسی کے لیے | كُدُوعَاءَ بَعْضِكُمْ بَعْضًا |
| یقیناً اللہ جانتا ہے اُن لوگوں کو جو کھسک جاتے ہیں تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لے کر | قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا |
| پس چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں رسول کے حکم کے | فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرٍ |
| کہ آجائے اُن پر کوئی فتنہ | أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ |
| یا آجائے اُن پر دردناک عذاب۔ | أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۲﴾ |

یہ آیات بیان کر رہی ہیں کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو اجتماعی کاموں کو ذاتی کاموں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اجتماعی کام سے غیر حاضر نہیں ہوتے جب تک نبی اکرم ﷺ یعنی امیر جماعت سے اجازت نہ لے لیں۔ پھر امیر جماعت کا اختیار ہے کہ انہیں اجازت دے یا نہ دے۔ پھر امیر کو ہدایت دی گئی کہ جسے اجازت دیں اُس کے لیے دُعاے استغفار کریں کیونکہ اُس نے اجتماعی کام کو چھوڑ کر ذاتی کام کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ تمام اہل ایمان کو ہدایت دی گئی کہ وہ اجتماعی کام کے لیے پکار کو عام پکار کی طرح نہ سمجھیں۔ جو لوگ چپکے سے اجتماعی کاموں کے درمیان سے کھسک جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے واقف ہے۔ اندیشہ ہے کہ انہیں اس حرکت کی سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے غلبہ کی جدوجہد کے لیے کسی اجتماعی نظم کے ساتھ جڑنے اور پھر اس نظم کی مکمل پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۲۴

اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہم کس حال پر ہیں؟

| | |
|---|---|
| سن لو! بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے | إِلَّا إِنَّ اللَّهَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ |
| وہ خوب جانتا ہے جس حال پر تم ہو | قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ |
| اور جس روز وہ لوٹائے جائیں گے اللہ کی طرف | وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ |
| تو وہ بتا دے گا انہیں جو کچھ انہوں نے کیا | فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا |
| اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ | وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۶﴾ |

اس آیت میں خبردار کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم کس حال پر ہیں۔ مومن ہیں یا منافق پردہ کے احکامات کا پاس کرنے والے ہیں یا ان سے گریز کرنے والے اور نظم جماعت کی پابندی کرنے والے ہیں یا اس کی خلاف ورزی کرنے والے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ کے سامنے روز قیامت حاضر ہوں گے اور ہمیں ہماری حقیقت سے آگاہ کر کے بدلہ دے دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کے مطابق طرز عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سورۃ فرقان

حق و باطل میں فرق کرنے والی سورۃ مبارکہ

اس سورۃ مبارکہ میں مشرکین مکہ کے دعوتِ حق پر دس اعتراضات بیان کر کے اُن کا جواب دیا گیا ہے۔ حق کا حق ہونا واضح کر دیا گیا ہے اور باطل کا باطل ہونا ثابت کر دیا گیا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۳ تا ۳۱: اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کا بیان
- آیات ۳۲ تا ۳۴: مشرکین مکہ کے اعتراضات اور ان کا جواب
- آیات ۳۵ تا ۴۴: رسولوں کی قوموں کے ساتھ کشمکش
- آیات ۴۵ تا ۶۲: اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور قدرتیں
- آیات ۶۳ تا ۷۶: قرآن کا انسانِ مطلوب
- آیت ۷۷: مشرکین مکہ کے لیے آخری دھمکی

آیات ۱ تا ۳

اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت

| | |
|--|--|
| تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے نازل کیا ہے فرقان (حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا قرآن) اپنے بندے پر | |
| لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ① تاکہ وہ ہو جائیں تمام جہان والوں کے لیے خبردار کرنے والے۔ | |

| | |
|--|---|
| وہ کہ جس کے لیے ہے بادشاہت تمام آسمانوں اور زمین کی | الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ |
| جس نے نہیں بنایا کسی کو بیٹا | وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا |
| اور نہیں ہے جس کا کوئی شریک حکومت میں | وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ |
| اور اُس نے پیدا کیا ہر چیز کو | وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ |
| پھر طے کر دی اُس کی تقدیر۔ | فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا ۝۱ |
| اور انہوں نے بنا لیے اللہ کے سوا دوسرے معبود | وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً |
| جو نہیں پیدا کر سکتے کچھ بھی | لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا |
| اور وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں | وَهُمْ يُخْلَقُونَ |
| اور نہ وہ اختیار رکھتے ہیں اپنے بارے میں نقصان کا اور نہ ہی نفع کا | وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا |
| اور نہ اختیار رکھتے ہیں مرنے کا | وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا |
| اور نہ زندہ رہنے کا | وَلَا حَيَاةً |
| اور نہ دوبارہ جی اٹھنے کا۔ | وَلَا نُشُورًا ۝۲ |

ان آیات میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اور بے مثال قدرتوں کو اس طرح واضح کیا گیا:

۱- اللہ تعالیٰ ہی نے اپنے بندہ ﷺ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جو حق اور باطل میں تمیز کرنے والی ہے تاکہ وہ اس کے ذریعہ تمام جہان والوں کو خبردار کر دیں۔

ii- آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔

iii- اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں۔

iv- اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس کے اختیار میں کوئی شریک نہیں۔

v- اللہ تعالیٰ ہی نے ہر شے کو پیدا کیا اور اُس کی تقدیر بھی طے فرمادی۔

اللہ تعالیٰ کے سوا جن معبودوں کو پکارا جاتا ہے انہوں نے کچھ بھی نہیں بنایا۔ وہ سب تو خود مخلوق ہیں۔ وہ اپنے حوالے سے کسی نفع و نقصان کا فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے جینے اور مرنے پر اختیار رکھتے ہیں۔ افسوس ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں کی عقل پر!

آیات ۶ تا ۱۲

قرآن حکیم پر دو اعتراضات

| | |
|---|--|
| وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا | اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا |
| إِنْ هَذَا إِلَّا اِفْكٌ افْتَرَاهُ | یہ نہیں ہے مگر جھوٹ جو انہوں نے گھڑ لیا ہے |
| وَاعَانَاهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ | اور مدد کی ہے اُن کی اس پر ایک دوسری قوم نے |
| فَقَدْ جَاءُوا ظُلُمًا وَزُورًا ۝۴ | پس وہ تو اتر آئے ہیں ظلم اور جھوٹ پر۔ |
| وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ | اور انہوں نے کہا یہ کہانیاں ہیں پہلے لوگوں کی |
| اِكْتَتَبَهَا | لکھوایا ہے انہوں نے انہیں |
| فَهِىَ سُلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً ۖ وَاصْبِلًا ۝۵ | پس یہ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں انہیں صبح اور شام۔ |
| قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِى يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ | اے نبی! فرمائیے نازل کیا ہے یہ کلام اُس اللہ نے جو |

| | |
|---|------------------------------------|
| جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے تمام راز | |
| بے شک وہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔ | إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝۱ |

مشرکین مکہ کے قرآن حکیم کے حوالے سے دو اعتراضات ان آیات میں بیان کیے گئے ہیں:

i- قرآن حکیم (معاذ اللہ) جھوٹ ہے جو حضرت محمد ﷺ نے خود سے تراشا ہے اور کوئی دوسری قوم اس حوالے سے اُن کی مدد کر رہی ہے۔

ii- قرآن حکیم (معاذ اللہ) گزرے ہوئے قصوں کا مجموعہ ہے جو حضرت محمد ﷺ نے کہیں سے لے کر لکھ لیے ہیں اور وہی یہ صبح و شام سناتے رہتے ہیں۔

پہلے اعتراض کے جواب میں ارشاد ہوا کہ اعتراض کرنے والے صاف جھوٹ بول رہے ہیں اور کھلی بے انصافی پر اتر آئے ہیں۔ اگر واقعی حضرت محمد ﷺ قرآن پیش کرنے کے لیے کسی قوم سے معاونت لے رہے ہیں تو انہیں چاہیے کہ کبھی اس معاونت کے دوران چھاپہ مار کر رنگے ہاتھوں قرآن کی آیات بنانے والوں کو بے نقاب کر دیں۔ دوسرے اعتراض کے جواب میں آگاہ کیا گیا کہ قرآن حکیم اُس اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو آسمان و زمین کے تمام رازوں سے واقف ہے۔ وہ ماضی کے تمام واقعات، حال کی تمام تفصیل اور مستقبل کی تمام خبروں کا علم رکھتا ہے۔ ان میں سے کچھ حقائق بیان فرماتا ہے تاکہ لوگوں کی اصلاح ہو۔ وہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے لہذا قرآن پر اعتراض کرنے والے جھوٹوں کو مہلت دے رہا ہے تاکہ وہ جھوٹ بولنے اور دیگر جرائم سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں۔

آیات ۷ تا ۹

نبی اکرم ﷺ پر مشرکین کے پانچ اعتراضات

| | |
|----------------------------------|-------------------------------------|
| وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ | اُنہوں نے کہا کیا ہوا ہے اس رسول کو |
| يَأْكُلُ الطَّعَامَ | یہ تو کھاتے ہیں کھانا |

| | |
|---|--|
| وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ | اور یہ چلتے پھرتے ہیں بازاروں میں |
| لَوْلَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ | کیوں نہ نازل کیا گیا اُن کی طرف کوئی فرشتہ |
| فَيَكُونُ مَعَهُ نَذِيرًا ① | پھر وہ ہوتا اُن کے ساتھ خبردار کرنے والا۔ |
| أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ كَنْزٌ | یا کیوں نہ اتارا گیا اُن کی طرف کوئی خزانہ |
| أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا | یا کیوں نہ ہوا اُن کے لیے کوئی باغ کہ وہ کھاتے اُس میں سے |
| وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ② | اور کہا ظالموں نے کہ تم نہیں پیروی کر رہے مگر ایک ایسے آدمی کی جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ |
| أَنْظِرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ | اے نبی! دیکھیے کس طرح بیان کرتے ہیں آپ کے لیے مثالیں |
| فَضَلُّوا | پس وہ بھٹک چکے |
| فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ③ | سو وہ نہیں پاسکتے سیدھا راستہ۔ |

نبی اکرم ﷺ پر مشرکین مکہ کے پانچ اعتراضات ان آیات میں مذکور ہیں:

- i- یہ کیسے رسول ہیں جو عام لوگوں کی طرح خوراک کے محتاج ہیں اور بازاروں میں جا کر لین دین اور اشیاء کی قیمتوں میں کمی بیشی کراتے ہیں۔
- ii- اگر یہ واقعی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اُن کے ساتھ ایک فرشتہ ہونا چاہیے جو لوگوں کو خبردار کرے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ آرہے ہیں۔
- iii- اگر یہ اللہ کے رسول ہیں تو اُن پر ہیرے جواہرات کا قیمتی خزانہ نازل ہونا چاہیے۔

iv- اگر یہ اللہ کے رسول ہیں تو ان کے لیے ایک سرسبز و شاداب اور لہلہاتا ہوا باغ ہونا چاہیے جس کے پھلوں اور آمدنی سے یہ استفادہ کرتے رہیں۔

v- یہ رسول نہیں بلکہ معاذ اللہ ایک جادو زدہ انسان ہیں۔

یہ اعتراضات اس لائق نہیں ہیں کہ ان پر سنجیدگی کے ساتھ بحث کی جائے۔ ان کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے تاکہ ظاہر کر دیا جائے کہ مخالفین کا دامن معقول دلائل سے کس قدر خالی ہے اور وہ کیسی سطحی باتوں سے ایک مدلل اصولی دعوت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اعتراضات پر تبصرہ فرماتے ہوئے افسوس کیا کہ مشرکین نبی اکرم ﷺ کے لیے کس قدر گھٹیا مثالیں بیان کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی دشمنی اور ضد میں اندھے ہو کر وہ گمراہ ہو چکے ہیں اور ان کے ہدایت پر آنے کا کوئی امکان نہیں۔

آیات ۱۰ تا ۱۱

مشرکین مکہ کے اعتراضات کا سبب

| | |
|---|---|
| تَبْرَكَ الَّذِيْ اِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ | بڑی بابرکت ہے وہ ذات جو اگر چاہے تو بنادے اے نبی! آپ کے لیے اس سے بہتر (جس کا ذکر مخالفین کر رہے ہیں) |
| جَنَّتْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ | ایسے باغات بہہ رہی ہوں جن کے نیچے سے نہریں |
| وَيَجْعَلُ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ | اور وہ بنادے آپ کے لیے محلات۔ |
| بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ | بلکہ انہوں نے جھٹلایا ہے قیامت کو |
| وَاعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱ | اور ہم نے تیار کر رکھی ہے اُس کے لیے جس نے جھٹلایا قیامت کو بھڑکتی ہوئی آگ۔ |

ان آیات میں مشرکین مکہ کے نبی اکرم ﷺ پر اعتراضات کا سبب بتایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو نبی اکرم ﷺ کے لیے دنیا میں کئی باغات پیدا فرمادے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں اور آپ ﷺ کے لیے بڑے شاندار محلات کھڑے کر دے۔ مشرکین کا مسئلہ یہ نہیں ہے کہ انہیں آپ ﷺ کی دعوت سمجھ نہیں آرہی۔ اُن کا اصل مرض یہ ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ آخرت قائم ہو اور وہاں اُن کے جرائم کی اُن سے باز پرس ہو۔ لہذا انکارِ آخرت کے لیے وہ نبی اکرم ﷺ کی پوری دعوت کو جھٹلا رہے ہیں اور اُن ﷺ پر اعتراضات کر رہے ہیں۔ لیکن وہ کان کھول کر سن لیں کہ جو بھی آخرت کی جوابدہی کا انکار کرے گا اُس کے لیے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

آیات ۱۶ تا ۱۲

کون سا انجام پسند ہے؟ بدترین جہنم یا اعلیٰ ترین جنت

| | |
|--|---|
| إِذَا رَأَوْهُمْ مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ | جب جہنم کی آگ دیکھے گی جہنمیوں کو دور کی جگہ سے |
| سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ۝۱۶ | تو وہ سنیں گے اُس کا جوش مارنا اور چلانا۔ |
| وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا | اور جب وہ اُس میں ڈالے جائیں گے |
| مَكَانًا ضَيِّقًا | ایک تنگ جگہ پر |
| مُقَرَّرِينَ | جکڑے ہوئے (زنجیروں میں) |
| دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ۝۱۷ | وہ پکاریں گے وہاں موت کو۔ |
| لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا | (کہا جائے گا) مت پکارو آج ایک موت کو |
| وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ۝۱۸ | بلکہ پکارو بہت سی موتوں کو۔ |

| | |
|---|--|
| قُلْ أَذِلَّكَ خَيْرٌ | اے نبی! پوچھیے کیا یہ انجام بہتر ہے |
| أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ | یا ہمیشہ کی جنت جس کا وعدہ کیا گیا ہے پر ہیزگاروں سے |
| كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَ مَصِيرًا ۝۱۵ | وہ اُن کے لئے بدلہ ہے اور لوٹنے کی جگہ ہے۔ |
| لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ | اُن کے لیے اُس جنت میں وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے |
| خَالِدِينَ | ہمیشہ رہنے والے ہوں گے |
| كَانَ عَلَى رَبِّكَ وَعْدًا مَسْئُولًا ۝۱۶ | یہ ہے آپ کے رب سے مانگا ہوا وعدہ۔ |

یہ آیات مشرکین مکہ کو دعوت دے رہی ہیں کہ دو انجاموں میں سے ایک کا انتخاب کر لو:

i- المناک جہنم جسے دور سے جب کافر دیکھیں گے تو وہ جوش سے ابل رہی ہوگی اور دھاڑ رہی ہوگی۔ جب اُس میں داخل ہوں گے تو انتہائی تنگ جگہ میں ہوں گے اور باہم زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ اب وہ وہاں موت کو پکاریں گے۔ کہا جائے گا کہ ایک نہیں اب کئی موتیں مانگو۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ "اے اللہ! ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ آمین!

ii- دائمی جنت جو متقیوں کے لیے حسین ٹھکانہ ہوگی۔ جنت میں وہ جو بھی خواہش کریں گے، پوری کر دی جائے گی۔ یہ جنت اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ ہے جس کا اللہ کے نیک بندے دنیا میں سوال کیا کرتے تھے:

رَبَّنَا وَاتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ (آل عمران:)

"اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں وہ سب جس کا تو نے وعدہ کیا ہے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعہ۔"

آیات ۱۷ تا ۱۹

جنہیں شریک ٹھہرایا تھا وہی مشرکین کے خلاف گواہی دیں گے

| | |
|--|--|
| وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ | اور اُس روز اللہ جمع کرے گا انہیں اور اُن کو بھی جن کی |
|--|--|

| | |
|--|---|
| وہ عبادت کرتے تھے اللہ کے سوا | |
| پھر پوچھے گا (معبودوں سے) کیا تم نے گمراہ کیا تھا میرے ان بندوں کو | فَيَقُولُ ۚ أَنْتُمْ أَضَلَلْتُمْ عِبَادِي |
| یا وہ خود ہی سیدھے راستے سے بھٹک گئے تھے۔ | هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿١٤﴾ |
| وہ کہیں گے اے اللہ! پاک ہے تو | قَالُوا سُبْحَانَكَ |
| نہیں تھا مناسب ہمارے لیے | مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا |
| کہ ہم بنائیں تیرے سوا کسی کو دوست | أَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ |
| لیکن تو نے ساز و سامان دیا! نہیں اور ان کے باپ دادا کو | وَلَكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ |
| یہاں تک کہ وہ بھول گئے تیری یاد کو | حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ |
| اور وہ تھے تباہ ہونے والے لوگ۔ | وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ﴿١٥﴾ |
| (اے مشرک!) پس تمہارے معبودوں نے جھٹلادیا ہے تمہیں اُس بات میں جو تم کہہ رہے تھے | فَقَدْ كَذَّبْتُمْ بِمَا تَقُولُونَ |
| تو تم نہیں طاقت رکھتے (عذاب کو) ہٹانے کی اور نہ ہی مدد حاصل کرنے کی | فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا |
| اور جو کوئی ظلم کرے گا تم میں سے | وَمَنْ يَظْلِمُ مِنْكُمْ |
| ہم چکھائیں گے اُسے بڑا عذاب۔ | نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿١٦﴾ |

مشرکین اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اُس کا شریک ٹھہرا کر سمجھتے ہیں کہ یہ روز قیامت اُس کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں گے۔ یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں سے پوچھے گا کہ کیا تم نے ان مشرکین کو شرک کرنے کی تلقین کی تھی؟ وہ صاف جواب دیں گے کہ ہمارے لیے ایسا کرنا ہرگز جائز نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اے اللہ! تو نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا میں ساز و سامان دیا جس کی وجہ سے یہ غفلت کا شکار ہو گئے۔ درحقیقت یہ لوگ تھے ہی بربادی کی طرف جانے والے۔ اب اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائے گا کہ تمہارے معبودوں نے تو تمہارے تصورات کا رد کر دیا ہے۔ اب تم عذاب کو ٹال نہیں سکتے اور نہ ہی کہیں سے مدد حاصل کر سکتے ہو۔ اب ہم شرک کرنے والوں کو بڑے عذاب سے دوچار کریں گے۔

آیت ۲۰

مشرکین کے اعتراض کا جواب

| | |
|--|---|
| وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ | اور اے نبی! نہیں بھیجے ہم نے آپ سے پہلے رسول |
| إِلَّا أَنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَشْرَبُونَ فِي الْأَسْوَاقِ | مگر بلاشبہ وہ یقیناً کھاتے تھے کھانا اور چلتے پھرتے تھے بازاروں میں |
| وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً | اور ہم نے بنا دیا ہے تمہیں ایک دوسرے کے لیے آزمائش |
| أَتَصْبِرُونَ | تو کیا تم صبر کرو گے؟ |
| وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ۝ | اور ہے آپ کا رب سب کچھ دیکھنے والا۔ |

اس آیت میں مشرکین کے اٹھائے ہوئے ایک اعتراض کا جواب دیا گیا۔ آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اب تک جتنے رسول بھیجے ہیں وہ سب کے سب انسان ہی تھے۔ اُن میں بشری کمزوریاں تھیں۔ وہ زندہ رہنے کے لیے خوراک کے محتاج تھے۔ ضروریات کے

حصول کے لیے بازار جاتے تھے اور لین دین کرتے تھے۔ ان بشری تقاضوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر کے انہوں نے لوگوں پر حجت پوری کر دی۔ اصل بات یہ ہے کہ اس وقت اہل باطل کی آزمائش اہل حق کے ذریعہ اور اہل حق کی آزمائش اہل باطل کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ اہل باطل یہ ماننے کو تیار نہیں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک یتیم کو رسالت کے لیے چن لیا ہے۔ پھر یہ کہ نبی اکرم ﷺ کے وہ ساتھی ہدایت پر ہیں جو مالی اعتبار سے فقر اور غربت سے دوچار ہیں۔ اسی طرح اہل حق کا امتحان اہل باطل کے ذریعہ اس طرح ہو رہا ہے کہ اہل باطل اُن پر طنز و اعتراضات کے تیر بر سار ہے ہیں اور تشدد کا بازار گرم کر رہے ہیں۔ اب دیکھنا ہے کہ اہل حق صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا طرزِ عمل دیکھ رہا ہے۔ وہ ظالموں کو سزا دے گا اور حق پر ڈٹ جانے والوں کو انعامات سے نوازے گا۔
